

النَّجَابَةُ

فِي

مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَالْقُرَابَةِ ﷺ

﴿ صحابہ کرام ﷺ اور اہل بیت اطہار ﷺ کے فضائل و مناقب ﴾



www.MinhajBooks.com

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ فَهُمْ
اَهْلُ التَّقَى وَالنَّقَى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : النَّجَابَةُ فِي مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ

وَالْقَرَابَةِ ﷺ

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونین تخریج : فیض اللہ بغدادی، حافظ ظہیر احمد الاسنادی

زیر اہتمام : فریڈملٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Res earch.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اشاعت اول : ستمبر 2008ء

تعداد : 1,100

قیمت : 400/- روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن سبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۱-۴ / ۱-۸۰ پی آئی
وی، مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل
وایم ۴ / ۹۷۰-۷۳، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ
کی چٹھی نمبر ۲۳۴۱۱-۶۷-این۔۱ / اے ڈی (لابریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست
۱۹۸۶ء؛ اور حکومت آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ
۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی
تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجوں کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

www.MinhajBooks.com

فہرست

الصفحة	الأبواب والفصول	الرقم
	 <p>الْبَابُ الْأَوَّلُ:</p>	۱ .
۲۷	<p>مَنَاقِبُ صَحَابَةِ الرَّسُولِ ﷺ</p> <p>﴿حضور ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کے مناقب﴾</p>	
۲۹	<p>فَصْلٌ فِي كَوْنِ قَرْنِ الصَّحَابَةِ ﷺ خَيْرَ الْقُرُونِ</p> <p>﴿صحابہ کرام ﷺ کا زمانہ سب سے بہترین زمانہ ہونے کا بیان﴾</p>	۱ .
۳۶	<p>فَصْلٌ فِي قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: طُوبَى لِمَنْ رَأَى</p> <p>﴿حضور ﷺ کی زیارت کرنے والے مومنین کے لئے خوش خبری کا بیان﴾</p>	۲ .
۴۰	<p>فَصْلٌ فِي أَنَّ الصَّحَابَةَ ﷺ أَمَنَةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ</p> <p>﴿صحابہ کرام ﷺ کا آپ ﷺ کی امت کے لئے سبب امان ہونے کا بیان﴾</p>	۳ .
۴۴	<p>فَصْلٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى أَصْحَابِهِ</p>	۴ .

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
	﴿ حضور ﷺ کا اپنے صحابہ ﷺ کی محافظت کا حکم دینے کا بیان ﴾	
۴۹	۵ . فِصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْفَتْحِ ﴿ صحابہ کرام ﷺ کے توسل سے حصول فتح کا بیان ﴾	
۵۳	۶ . فِصْلٌ فِي تَحْرِيمِ سَبِّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿ صحابہ کرام ﷺ کو برا بھلا کہنے کی ممانعت ﴾	
۶۰	۷ . فِصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَصْحَابِهِ ﷺ ﴿ صحابہ کرام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان ﴾	
	۲ . <u>الباب الثاني:</u>	
۶۷	مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ <small>رضي الله عنه</small> ﴿ حضرت ابو بکر صدیق <small>رضي الله عنه</small> کے مناقب ﴾	
۶۹	۱ . فِصْلٌ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِاسْمِهِ وَنَسَبِهِ وَكَوْنِهِ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ وَأَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ	

الصفحة	الأبواب و الفصول	الرقم
	﴿ سیدنا صدیق اکبر ﷺ کے نام و نسب، مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے اور سب سے پہلے مُدُونِ قرآن ہونے کا بیان ﴾	
۷۵	۲ . فَصْلٌ فِي مَنَزَلَتِهِ ﷺ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿ بارگاہ رسالت ﷺ میں حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کا مقام و مرتبہ ﴾	
۸۱	۳ . فَصْلٌ فِي أَنَّهُ كَانَ أَشَدَّ النَّاسِ حُبًّا لِلنَّبِيِّ ﷺ ﴿ صدیق اکبر ﷺ کے عشق رسول ﷺ کا بیان ﴾	
۹۲	۴ . فَصْلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَهُ صَاحِبًا لَهُ وَرَفِيقًا وَنَائِبًا وَوَزِيرًا ﴿ حضور ﷺ کا صدیق اکبر ﷺ کو اپنا ساتھی، دوست، نائب، اور وزیر قرار دینے کا بیان ﴾	
۹۷	۵ . فَصْلٌ فِي مُصَاحَبَتِهِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَارِ وَالْمَزَارِ ﴿ حضرت ابو بکر ﷺ کا حضور ﷺ کا رفیق غار و مزار ہونے کا بیان ﴾	

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۶ .	فَصْلٌ فِي مَكَانَةِ أَبِي بَكْرٍ ﷺ فِي الْآخِرَةِ ﴿ رُوِيَ أَنَّ آخِرَ حَضْرَتِ صَدِيقِ الْكَبْرِ ﷺ كَمَا مَقَامِ وَمُرْتَبَةِ ﴾	۱۰۰
۷ .	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ ﷺ ﴿ حَضْرَتِ صَدِيقِ الْكَبْرِ ﷺ كِي جَامِعِ صِفَاتِ أَوْرِ مَنَاقِبِ كَا بِيَانِ ﴾	۱۰۵
۳ .	الْبَابُ الثَّلَاثُ :	
	مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ ﴿ حَضْرَتِ عَمْرِ بْنِ خَطَّابِ ﷺ كِي مَنَاقِبِ ﴾	۱۱۵
۱ .	فَصْلٌ فِي مَا يَتَعَلَّقُ بِإِسْلَامِهِ ﷺ ﴿ حَضْرَتِ عَمْرِ فَارُوقِ ﷺ كِي قَبُولِ إِسْلَامِ كَا بِيَانِ ﴾	۱۱۷
۲ .	فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ ﷺ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿ بَارِغَاهِ رِسَالَتِ ﷺ مِيں حَضْرَتِ عَمْرِ ﷺ كَا مَقَامِ وَمُرْتَبَةِ ﴾	۱۲۱
۳ .	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ	۱۲۷

الصفحة	الأبواب و الفصول	الرقم
	﴿ فرمان رسول ﷺ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا ﴾	
۱۲۹	فَصَلِّ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفْرُ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ	. ۴
	﴿ فرمان رسول ﷺ: بے شک شیطان عمر کے سائے سے بھی بھاگتا ہے ﴾	
۱۳۴	فَصَلِّ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ بِالْجَنَّةِ	. ۵
	﴿ حضور ﷺ کا حضرت عمر <small>رضی اللہ عنہ</small> کو جنت کی بشارت دینا ﴾	
۱۳۹	فَصَلِّ فِيمَا وَرَدَ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِنْ مُوَافَقَتِهِ <small>رضی اللہ عنہ</small>	. ۶
	﴿ حضرت عمر <small>رضی اللہ عنہ</small> کی رائے کے مطابق نزولِ وحی الہی کا بیان ﴾	
۱۴۹	فَصَلِّ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ <small>رضی اللہ عنہ</small>	. ۷
	﴿ حضرت عمر <small>رضی اللہ عنہ</small> کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾	

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٤ .	<u>الْبَابُ الرَّابِعُ:</u>	
١٦٥	مَنَاقِبُ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ <small>رضي الله عنه</small>	
	﴿ حضرت عثمان بن عفان <small>رضي الله عنه</small> کے مناقب ﴾	
١٦٧	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ <small>رضي الله عنه</small> عِنْدَ النَّبِيِّ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small>	
	﴿ بارگاہ رسالت <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> میں حضرت عثمان <small>رضي الله عنه</small> کا مقام و مرتبہ ﴾	
١٧١	فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ <small>رضي الله عنه</small> بِأَنَّهُ أَشَدُّ الْأُمَّةِ حَيَاءً	
	﴿ حضرت عثمان <small>رضي الله عنه</small> کا امت میں سب سے زیادہ حیا دار ہونے کا بیان ﴾	
١٧٣	فَصْلٌ فِي تَبَشِيرِ النَّبِيِّ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> لَهُ بِمُرَافَقَتِهِ فِي الْجَنَّةِ	
	﴿ حضرت عثمان <small>رضي الله عنه</small> کے لئے جنت میں رفاقتِ مصطفیٰ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کی بشارت ﴾	
١٧٧	فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِ كَوْنِهِ <small>رضي الله عنه</small> ذَا النُّورَيْنِ	
	﴿ حضرت عثمان <small>رضي الله عنه</small> کے لئے ذوالنورین کے لقبِ خاص کا بیان ﴾	

الصفحة	الأبواب و الفصول	الرقم
۱۸۳	فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ ﷺ بِإِقَامَةِ يَدِ النَّبِيِّ ﷺ مَقَامَ يَدِهِ فِي بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ ﴿ حضور ﷺ کا بیعت رضوان میں اپنے دست مبارک کو دست عثمان قرار دینے کا بیان ﴾	. ۵
۱۸۹	فَصْلٌ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ أَيَّاهُ بِاسْتِشْهَادِهِ ﴿ حضور ﷺ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کی شہادت کی خبر دینا ﴾	. ۶
۱۹۵	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ ﷺ ﴿ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾	. ۷
	الْبَابُ الْخَامِسُ:	. ۵
۲۰۵	مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ ﴿ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب ﴾	
۲۰۷	فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ ﷺ أَوَّلَ مَنْ أُسْلِمَ وَصَلَّى ﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قبول اسلام اور نماز پڑھنے میں اولیت کا بیان ﴾	. ۱

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
۲	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ ﷺ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ	۲۱۲
	﴿ بارگاہ رسالت ﷺ میں حضرت علی ﷺ کا مقام و مرتبہ ﴾	
۳	فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ	۲۲۷
	﴿ حضرت علی ﷺ کا اہل بیت رسول ﷺ میں سے ہونے کا بیان ﴾	
۴	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيَّْ مَوْلَاهُ	۲۳۳
	﴿ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے ﴾	
۵	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحْبَبَنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ أَبْغَضَنِي	۲۴۹
	﴿ حبِ علی ﷺ حبِ مصطفیٰ ﷺ اور بُغضِ علی ﷺ بُغضِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان ﴾	
۶	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ ﷺ الْعِلْمِيَّةِ	۲۵۵
	﴿ حضرت علی ﷺ کے علمی مقام و مرتبہ کا بیان ﴾	
۷	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ ﷺ	۲۵۸

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
	﴿ حضرت علیؑ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾	
۶ .	<u>الْبَابُ السَّادِسُ :</u>	
۲۷۳	جَامِعُ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ ﷺ	
	﴿ خلفاء راشدین ﷺ کے جامع مناقب ﴾	
۲۷۵	۱ . فِصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ ﷺ	
	﴿ خلفاء راشدین ﷺ کے جامع مناقب کا بیان ﴾	
	<u>الْبَابُ السَّابِعُ :</u>	
۳۰۵	مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِينَ ﷺ	
	﴿ مہاجرین صحابہ کرام ﷺ کے مناقب ﴾	
۳۰۷	۱ . فِصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ : لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ	
	﴿ فرمان رسول ﷺ: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا ﴾	

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
۲	فَصَلِّ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُهَاجِرِينَ ﷺ ﴿حضور ﷺ کا مہاجرین کے لئے دعا فرمانے کا بیان﴾	۳۱۰
۳	فَصَلِّ فِيْمَا جَاءَ فِي فَضْلِهِمْ ﷺ ﴿فضیلتِ مہاجرین ﷺ کا بیان﴾	۳۱۵
۴	فَصَلِّ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِهِمْ ﷺ ﴿مہاجرین صحابہ کرام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان﴾	۳۲۰
۸	<u>الْبَابُ الثَّامِنُ:</u>	
	مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ ﷺ ﴿انصار صحابہ کرام ﷺ کے مناقب کا بیان﴾	۳۲۷
۱	فَصَلِّ فِي حُبِّ الْأَنْصَارِ ﷺ مِنَ الْإِيمَانِ ﴿انصار ﷺ کی محبت علامت ایمان ہے﴾	۳۲۹
۲	فَصَلِّ فِي نُصْرَةِ الْأَنْصَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ ﴿انصار ﷺ کا حضور ﷺ کی مدد و نصرت کرنے کا بیان﴾	۳۳۴

الصفحة	الأبواب والفصول	الرقم
۳۶۱	فَصْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْأَنْصَارِ وَلَا بُنَائِهِمْ وَنَسَائِهِمْ ﴿ حضور ﷺ کا انصار اور ان کی اولاد و ازواج کے لئے دعا فرمانے کا بیان ﴾	. ۳
۳۶۴	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ ﷺ ﴿ انصار صحابہ ﷺ کے جامع مناقب کا بیان ﴾	. ۴
	البَابُ التَّاسِعُ:	. ۹
۳۷۱	مَنَاقِبُ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَّةِ ﷺ ﴿ اہل بدر اور اہل حدیبیہ صحابہ ﷺ کے مناقب ﴾	
۳۷۳	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَّةِ ﷺ ﴿ اہل بدر اور اہل حدیبیہ صحابہ ﷺ کے جامع مناقب کا بیان ﴾	. ۱

الصفحة	الأبواب والفصول	الرقم
	<u>الْبَابُ الْعَاشِرُ:</u>	۱۰
۳۸۵	مَنَاقِبُ الْعُشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ ﷺ ﴿عشرہ مبشرہ صحابہ ﷺ کے مناقب﴾	
۳۸۷	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْعُشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ ﷺ ﴿عشرہ مبشرہ صحابہ کرام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان﴾	۱
	<u>الْبَابُ الْحَادِي عَشَرَ:</u>	۱۱
۴۰۷	مَنَاقِبُ الصَّحَابِيَّاتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ ﴿صحابيات رضی اللہ عنہن کے مناقب﴾	
۴۰۹	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الصَّحَابِيَّاتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ ﴿صحابيات رضی اللہ عنہن کے جامع مناقب کا بیان﴾	۱

الصفحة	الأبواب والفصول	الرقم
	<u>البَابُ الثَّانِي عَشَرَ:</u>	۱۲ .
۴۲۳	مَنَاقِبُ أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَرَابَةِ الرَّسُولِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ﴿حضور ﷺ کے اہل بیت اور قرابت داروں علیہم السلام کے مناقب﴾	
۴۲۵	فَصْلٌ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ﴿حضور ﷺ کی اپنے اہل بیت کے بارے میں وصیت کا بیان﴾	۱ .
۴۳۱	فَصْلٌ فِي حَتِّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حُبِّهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ﴿حضور ﷺ کا لوگوں کو اپنے اہل بیت سے محبت کی ترغیب دینے کا بیان﴾	۲ .
۴۴۲	فَصْلٌ فِي مَشْرُوعِيَّةِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ تَبَعًا لِلنَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور ﷺ کی اتباع میں آپ ﷺ کے اہل بیت پر درود بھیجنے کا بیان﴾	۳ .

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۴	فَصْلٌ فِي بَشَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ وَجَزَائِهِ ﷺ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِمْ ﴿ حضور ﷺ کا اپنے اہل بیت کو جنت کی بشارت دینے اور ان سے نیکی کرنے والوں کو جزاء دینے کا بیان ﴾	۴۴۷
۵	فَصْلٌ فِي أَنَّهُمْ أَمَانٌ وَنَجَاةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ ﴿ اہل بیت اطہار علیہم السلام کا آپ ﷺ کی امت کے لئے باعثِ امان اور نجات ہونے کا بیان ﴾	۴۴۹
۶	فَصْلٌ فِي تَحْذِيرِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بُغْضِهِمْ وَعَدَاوَتِهِمْ ﴿ حضور ﷺ کا اپنے اہل بیت سے بغض و عداوت رکھنے سے ڈرانے کا بیان ﴾	۴۵۴
۷	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْقَرَابَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ﴿ اہل بیت اطہار علیہم السلام اور کے جامع مناقب ﴾	۴۶۰

الصفحة	الأبواب والفصول	الرقم
	<u>الْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ:</u>	۱۳ .
۴۷۳	مَنَاقِبُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ ﴿ اُمّات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے مناقب ﴾	
۴۷۵	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رضي الله عنها ﴿ اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مناقب ﴾	۱ .
۴۹۰	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ﴿ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب ﴾	۲ .
۵۱۰	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رضي الله عنها ﴿ اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مناقب ﴾	۳ .
۵۱۳	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب ﴾	۴ .

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۵	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْ مَنَاقِبِ ﴾	۵۱۶
۶	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ سَوْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْ مَنَاقِبِ ﴾	۵۱۹
۷	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْ مَنَاقِبِ ﴾	۵۲۱
۸	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْ مَنَاقِبِ ﴾	۵۲۵
۹	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْ مَنَاقِبِ ﴾	۵۲۶

الصفحة	الأبواب و الفصول	الرقم
۵۲۸	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَيٍّ بْنِ أَخْطَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مناقب ﴾	۱۰ .
	الْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ:	۱۴ .
۵۳۱	مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَلَامَ اللَّهُ عَلَيْهَا ﴿ سیدہ کائنات فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے مناقب ﴾	
۵۳۳	فَصْلٌ فِي كَوْنِ آلِ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهُ عَلَيْهَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَأَهْلِ كِسَاءِ ﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا اہل بیت اور اہل کساء ہونے کا بیان ﴾	۱ .
۵۳۷	فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سَلَامَ اللَّهُ عَلَيْهَا بَضْعَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا لختِ جگر مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان ﴾	۲ .

الصفحة	الأبواب و الفصول	الرقم
۵۴۳	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿ بارگاہ رسالت ﷺ میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مقام و مرتبہ ﴾	۳
۵۵۰	فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہونے کا بیان ﴾	۴
۵۵۵	فَصْلٌ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِزَوْاجِهَا سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا ﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی سے متعلقہ امور کا بیان ﴾	۵
۵۶۰	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿ روزِ قیامت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مقام و مرتبہ ﴾	۶
۵۶۵	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا ﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے جامع مناقب کا بیان ﴾	۷

الصفحة	الأبواب و الفصول	الرقم
		۱۵ . <u>البَابُ الْخَامِسُ عَشَرَ:</u>
۵۷۷	مَنَاقِبُ الْحَسَنِينَ عَلَيْهِمَا السَّلَام	
	﴿حسین کریمین علیہما السلام کے مناقب﴾	
۵۷۹	فَصْلٌ فِي تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُمَا وَأَذَانِهِ فِي أُذُنَيْهِمَا وَعَقِيْقَتِهِ عَنْهُمَا عَلَيْهِمَا السَّلَام	۱ .
	﴿حضور ﷺ کا حسین کریمین علیہما السلام کا نام رکھنے، ان کے کانوں میں اذان دینے اور ان کی طرف سے عقیقہ کرنے کا بیان﴾	
۵۸۴	فَصْلٌ فِي أَنَّهُمَا عَلَيْهِمَا السَّلَام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَخَيْرُ النَّاسِ نَسَبًا	۲ .
	﴿حسین کریمین علیہما السلام کا اہل بیت میں سے ہونے اور نسب کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہونے کا بیان﴾	

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٣ .	فَصْلٌ فِي كَوْنِ حُبِّهِمَا حُبَّ النَّبِيِّ وَيُبْغِضُهُمَا بُغْضَ النَّبِيِّ ﷺ	٥٩٣
	﴿ حسنین کریمین علیہما السلام سے محبت حضور ﷺ سے محبت اور ان سے بغض حضور ﷺ سے بغض ہونے کا بیان ﴾	
٤ .	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ	٥٩٦
	﴿ بارگاہ رسالت ﷺ میں حسنین کریمین علیہما السلام کا مقام و مرتبہ ﴾	
٥ .	فَصْلٌ فِي مَنْ أَحَبَّهُمَا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ	٦٠٦
	﴿ اللہ تعالیٰ کا حسنین کریمین سے محبت رکھنے والوں کو جنت اور ان سے بغض رکھنے والوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا بیان ﴾	
٦ .	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي الْجَنَّةِ	٦٠٩
	﴿ حسنین کریمین علیہما السلام کا جنت میں مقام و مرتبہ ﴾	
٧ .	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِمَا وَمَنَاقِبِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ	٦١٤
	﴿ حسنین کریمین علیہما السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾	

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
۱۶ .	البَابُ السَّادِسُ عَشَرَ:	
۶۲۳	مَنَاقِبُ الإِمَامِ مُحَمَّدِ المَهْدِيِّ <small>عليه السلام</small>	
	﴿ امام محمد مہدی <small>عليه السلام</small> کے مناقب ﴾	
۶۲۵	۱ . فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ <small>عليه السلام</small> مِنْ أَهْلِ البَيْتِ	
	﴿ سیدنا امام مہدی <small>عليه السلام</small> کا اہل بیت اطہار علیہم السلام میں سے ہونے کا بیان ﴾	
۶۲۸	۲ . فَصْلٌ فِي عِلَامَاتِ ظُهُورِ المَهْدِيِّ <small>عليه السلام</small>	
	﴿ سیدنا امام مہدی <small>عليه السلام</small> کے ظہور کی علامات کا بیان ﴾	
۶۳۵	۳ . فَصْلٌ فِي آدَاءِ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامَ صَلَاتُهُ وَرَأَاهُ <small>عليه السلام</small>	
	﴿ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا امام مہدی <small>عليه السلام</small> کے پیچھے نماز ادا کرنے کا بیان ﴾	
۶۳۸	۴ . فَصْلٌ فِي أَنَّ الإِمَامَ المَهْدِيَّ يَمْلَأُ الأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا	
	﴿ سیدنا امام مہدی <small>عليه السلام</small> کا زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینے کا بیان ﴾	

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
٥ .	فَصْلٌ فِي أَنَّ الْإِمَامَ الْمَهْدِيَّ <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> يَكُونُ خَلِيفَةَ اللَّهِ عَلَى الْإِطْلَاقِ ﴿ سيدنا امام مہدی <small>علیہ السلام</small> کے علی الاطلاق خلیفۃ اللہ ہونے کا بیان ﴾	٦٤٣
٦ .	فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ تُنْعَمُ فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تُنْعَمْهَا قَطُّ ﴿ سيدنا امام مہدی <small>علیہ السلام</small> کی خلافت میں امتِ محمدیہ کو وہ نعمتیں حاصل ہوں گی جو اسے کبھی حاصل نہ ہوئی ہوں گی ﴾	٦٤٩
٧ .	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> ﴿ سيدنا امام مہدی <small>علیہ السلام</small> کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾	٦٥٣
﴿	مصادر التخریج	٦٥٩

اَلْبَابُ اَلْاَوَّلُ:



www.MinhajBooks.com



www.MinhajBooks.com

۱. فَصْلٌ فِي كَوْنِ قَرْنِ الصَّحَابَةِ ﷺ خَيْرَ الْقُرُونِ

﴿ صحابہ کرام ﷺ کا زمانہ سب سے بہترین زمانہ ہونے کا بیان ﴾

۱/۱. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا أَذْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْدُرُونَ وَلَا يُؤْفُونَ. يُظْهَرُ فِيهِمْ السِّمْنُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

”حضرت عمران بن حصین ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ حضرت عمران ﷺ فرماتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ (پھر فرمایا:) پھر تمہارے بعد ایسی قوم آئے گی کہ وہ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گی حالانکہ وہ امین نہیں بنائے جائیں گے۔ وہ نذریں مانیں گے اور ان کو پورا نہیں کریں گے اور ان پر چربی چڑھی ہوگی۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، ۳/۱۳۳۵، الرقم: ۳۴۵۰، والطیالسی فی المسند، ۱۱۳/۱، الرقم: ۸۴۱، و ابن الجعد فی المسند، ۱/۱۹۶، الرقم: ۱۲۸۹، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ۴/۱۵۱۔

۲/۲ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. ثُمَّ يَجِيئُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةَ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اس قرن (زمانہ) میں ہیں جو میرے قریب ہے، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن میں سے کسی ایک کی شہادت اس کی قسم پر سابق ہوگی اور اس کی قسم اس کی شہادت پر سابق ہوگی۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳/۳ . عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ. ثُمَّ الثَّانِي. ثُمَّ الثَّلَاثُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ کون سے لوگ بہتر ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل

الصحابة، ۱۹۶۲/۴، الرقم: ۲۵۳۳، وابن أبي شيبة في المصنف،

۴۰۴/۶، الرقم: ۳۲۴۰، وأبو يعلى في المسند، ۴۰/۹، الرقم: ۵۱۰۳۔

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل

الصحابة، ۱۹۶۵/۴، الرقم: ۲۵۳۶، وأحمد بن حنبل في المسند،

۱۵۶/۶، الرقم: ۲۵۲۷۲، وابن أبي شيبة في المصنف ۴۰/۶، الرقم:

۳۲۴۰۹، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۶۲۹، الرقم: ۱۴۷۵۔

بہتر لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں، میں موجود ہوں اس کے بعد دوسرے زمانے کے اور اس کے بعد تیسرے زمانے کے۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۴/۴ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِينَ بُعِثَتْ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَذْكَرَ الثَّلَاثِ أَمْ لَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ. يَشْهَدُونَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدُوا.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ اس زمانہ کے ہیں جس میں میں مبعوث ہوا ہوں پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ آپ نے تیسرے زمانے کا ذکر کیا یا نہیں پھر ایک ایسی قوم آئے گی جو فریبی کو پسند کریں گے وہ شہادت طلب کئے جانے سے پہلے شہادت دیں گے۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۵/۵ . عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِينَ بُعِثَتْ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ، قَالَ: وَلَا أَعْلَمُ أَذْكَرَ الثَّلَاثِ

۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة،

۱۹۲۳/۴، الرقم: ۲۵۳۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۲۸، الرقم:

۷۱۲۳، والشوكاني في نيل الأوطار، ۹/۲۰۸۔

۵: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: الفتن، باب: ماجاء في القرن الثالث،

۵۰۰/۴، الرقم: ۲۲۲۲، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في

فضل أصحاب رسول الله ﷺ، ۴/۲۱۴، الرقم: ۴۶۵۷، وأحمد بن

حنبل في المسند، ۴/۴۴۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۱۲۳، الرقم:

-۶۷۲۹

أَمْ لَا، ثُمَّ يَنْشَأُ أَقْوَامٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَفْشَوُ فِيهِمُ السِّمْنُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.
وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں میرے زمانہ بعثت کے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل زمانے کے لوگ راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ تیسرے زمانے کا ذکر فرمایا یا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بغیر کہے شہادت دیں گے امانت میں خیانت کریں گے اور ان میں موٹاپا عام ہوگا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶/۶. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَةَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَسِيرٌ بِالْأَهْوَازِ إِذَا بِرَجُلٍ يَسِيرُ بَيْنَ يَدَيَّ عَلَى بَعْلِ أَوْ بَعْلَةٍ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ، قَدْ ذَهَبَ قَرْنِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَالْحِقْنِي بِهِمْ فَقُلْتُ: وَأَنَا أَدْخُلُ فِي دَعْوَتِكَ قَالَ: وَصَاحِبِي هَذَا إِنْ أَرَادَ ذَلِكَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي مِنْهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، فَلَا أَدْرِي أَذْكَرُ الثَّالِثَ أَمْ لَا؟ ثُمَّ يَخْلِفُ قَوْمٌ يَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمْنُ، يَهْرِيقُونَ الشَّهَادَةَ وَلَا يَسْأَلُونَهَا. وَإِذَا هُوَ بُرِيدَةُ الْأَسْلَمِيِّ.

۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۵۰/۵، الرقم: ۲۳۰۱۰، وأبو يعلى

في المسند، ۴۱۶/۱۳، الرقم: ۸۴۲۰، والطيالسي في المسند، ۳۹/۱

الرقم: ۲۹۹۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت عبداللہ بن مولیٰ ﷺ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب میں اہواز میں چل رہا تھا تو اچانک اپنے سامنے میں نے ایک آدمی کو پتھر پر سوار دیکھا اور وہ کہہ رہا تھا اے اللہ، میرے زمانے کے لوگ اس امت سے جا چکے ہیں اے اللہ، مجھے ان کے ساتھ ملا دے میں نے کہا: میں بھی تمہاری دعا میں داخل ہونا چاہتا ہوں تو وہ آدمی کہنے لگا اور میرا یہ دوست بھی (یعنی اس کو بھی ان کے ساتھ ملا دے) اگر یہ اسی طرح کا ارادہ رکھتا ہے وہ کہنے لگا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا زمانہ جو میرے زمانہ کے ساتھ ملے ہوئے ہیں: پھر ان لوگوں کا زمانہ جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں روای کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ ایسا فرمایا: یا نہیں پھر ان کے بعد ایسی قوم آئے گی جن میں سے موٹا پا بہت زیادہ پایا جائے گا وہ شہادت کے لئے خون بہائیں گے لیکن اس کا سوال نہیں کریں گے پھر میں نے دیکھا (ایسا کہنے والے) بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ تھے۔“

اس حدیث کو امام احمد اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۷/۷. عَنْ بِنْتِ أَبِي جَهْلٍ قَالَتْ: مَرَّ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَسْقَى فَقَمْتُ إِلَى كُوْزٍ فَسَقَيْتُهُ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْضَرَانِ فَقَالَ: تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: خَيْرُ أُمَّتِي قُرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۴/۲۵۸، الرقم: ۲۵۸، والشيباني

في الآحاد والمثاني، ۵/۷۳، الرقم: ۳۱۶۹، والعسقلاني في الإصابة،

الرقم: ۵۵۹/۷ - ۱۰۹۷۴.

”بت ابی جھل سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے اور پینے کے لئے پانی طلب کیا پس میں آپ ﷺ کے لئے ایک پیالے میں پانی لے کر آئی اتنے میں ایک آدمی جس نے دو سبز رنگ کے کپڑے پہنے تھے آپ ﷺ سے کچھ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو زکوٰۃ دو۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: امت میں سے بہترین میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر وہ جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸/۸. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ، فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے بہترین زمانہ وہ ہے جس زمانہ میں، میں ان کی طرف مبعوث ہوا پھر ان کا جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور پھر ان کا جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹/۹. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ قَرْنٍ

۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الصغير، ۱/۷۶، الرقم: ۹۶، والهيشمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۱۹۔

۹: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۳: ۳۲۹، الرقم: ۳۴۲۵، وفي المعجم الصغير، ۱/۲۲۰، الرقم: ۳۵۲، وأبونعيم في حلية الأولياء، ۴/۱۷۲، والهيشمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۱۹۔

الْقُرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ، ثُمَّ الثَّانِي، ثُمَّ الثَّلَاثُ، ثُمَّ الرَّابِعُ، فَلَا يَعْْبَأُ اللَّهُ بِهِمْ شَيْئًا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین زمانہ وہ ہے جس میں، میں موجود ہوں پھر دوسرا پھر تیسرا پھر چوتھا پس اللہ تعالیٰ ان کی ذرہ برابر پرواہ نہیں کرے گا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔



www.MinhajBooks.com

۲. فَضْلٌ فِي قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: طُوبَى لِمَنْ رَأَى

﴿حضور ﷺ کی زیارت کرنے والے مومنین کے لئے خوش خبری کا

بیان

۱۰/۱۰. عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَأَى أَوْ رَأَى مَنْ رَأَى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے (یعنی میرے صحابی) کو دیکھا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے۔

۱۱/۱۱. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: طُوبَى لِمَنْ رَأَى رَأَى وَآمَنَ بِي وَآمَنَ بِي لِمَنْ آمَنَ بِي وَلَمْ يَرِنِي. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے حالت ایمان میں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اس کے لئے خوشخبری ہے اور اس کے لئے دوبار خوشخبری ہے جو مجھ پر بن دیکھے ایمان لایا۔“

۱۰: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء فی فضل من

رأى النبى ﷺ، ۶۹۴/۵، الرقم: ۳۸۵۸۔

۱۱: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ۲۱۳/۱۶، الرقم: ۷۲۳۰۔

اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۲. عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَأَى وَصَاحِبِي، وَاللَّهِ، لَا تَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مِنْ رَأْيِي وَصَاحِبَ مَنْ صَاحِبِي. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

خدا کی قسم تم اس وقت تک خیر میں رہو گے جب تک تم میں وہ باقی ہے جس نے مجھے (حالتِ ایمان میں) دیکھا اور میری صحبت اختیار کی (پھر فرمایا) خدا کی قسم تم اس وقت تک خیر میں رہو گے جب تک تم میں وہ باقی ہے جس نے اس کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا اور اس کی صحبت اختیار کیا جس نے میری صحبت اختیار کیا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۱۳. عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَلَعَ رَاكِبَانِ فَلَمَّا رَأَهُمَا قَالَ: كِنْدِيَانِ مُذْحَجِيَانِ، حَتَّى أَتِيَاهُ فَإِذَا رِجَالٌ مِنْ مُذْحَجٍ قَالَ: فَدَنَا إِلَيْهِ ﷺ أَحَدُهُمَا لِيُبَايِعَهُ، فَلَمَّا أَخَذَ بِيَدِهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ مَنْ رَاكَ وَآمَنَ بِكَ وَاتَّبَعَكَ وَصَدَّقَكَ مَاذَا لَهُ قَالَ: طُوبَى لَهُ. قَالَ: فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَاَنْصَرَفَ، ثُمَّ أَقْبَلَ الْآخَرَ حَتَّى أَخَذَ بِيَدِهِ لِيُبَايِعَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ مَنْ آمَنَ

۱۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۴۰۵، الرقم: ۳۲۴۱۷۔

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/۱۵۲، والطبرانی في المعجم

الكبير، ۲۲/۲۸۹، الرقم: ۷۴۲۔

بِكَ، وَاتَّبَعَكَ، وَصَدَّقَكَ، وَلَمْ يَرِكَ، مَاذَا لَهُ قَالَ: طُوبَى لَهُ، ثُمَّ طُوبَى لَهُ قَالَ: فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَانْصَرَفَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبدالرحمن جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اس دوران دو گھوڑا سوار نمودار ہوئے پس جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا: دو کندی مذحجی ہیں یہاں تک کہ جب وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو وہ مذحج سے آئے تھے راوی کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر سکے پس جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑا تو وہ آدمی کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے مبارکباد ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرا پھر وہ آدمی چلا گیا اور دوسرا آدمی آگے بڑھا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کو پکڑا تاکہ اس کی بیعت کر سکیں تو وہ آدمی عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور تصدیق کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دو دفعہ مبارکباد ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرا پھر وہ آدمی وہاں سے چل دیا۔“

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۱۴ . عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ

لِلصَّحَابَةِ وَلِمَنْ رَأَى مِنْ رَأْيِي قَالَ: قُلْتُ: وَمَا قَوْلُهُ وَلِمَنْ رَأَى قَالَ مَنْ

۱۴: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۶۶/۶، الرقم: ۵۸۷۴، وأبو نعيم

في حلية الأولياء، ۳/۲۵۴۔

رَأَى مَنْ رَأَاهُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے اللہ! میرے صحابہ کو بخش دے اور اسے بھی بخش دے جس نے ان کو دیکھا جنہوں نے مجھے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ”ولمن رآنی“ (اور جس نے مجھے دیکھا) سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کو دیکھا جنہوں نے انہیں (صحابہ کو) دیکھا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔



www.MinhajBooks.com

۳. فَصْلٌ فِي أَنَّ الصَّحَابَةَ ﷺ أَمَنَةٌ لِأُمَّتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿ صحابہ کرام ﷺ کا آپ ﷺ کی امت کے لئے سببِ امان

ہونے کا بیان ﴿

۱۵/۱۵. عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قُلْنَا: لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ. قَالَ: فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: مَا زِلْتُمْ هَهُنَا؟ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قُلْنَا: نَجْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ: أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ: النَّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النَّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَنَا أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھی پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ

۱۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: بيان أن بقاء النبي أمان لأصحابه وبقاء أصحابه أمان للأمة، ۱۹۶۱/۴، الرقم: ۲۵۳۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۹۸/۴، وأبو يعلى في المسند، ۲۶۰/۱۳، الرقم: ۷۲۷۶-

عشاء بھی آپ کے ساتھ پڑھیں (تو یہ بہتر ہوگا) وہ کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے رہے پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہاں سے گئے نہیں تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ، ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی اور پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہت اچھا ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا یا فرمایا: ٹھیک کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ ﷺ اکثر چہرہ اقدس آسمان کی طرف اٹھاتے تھے پھر فرمایا: تارے آسمان کے لئے بچاؤ ہیں اور جب تارے ختم ہو جائیں گے تو جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ (یعنی قیامت) آسمان پر آجائے گی اور میں اپنے صحابہ کے لئے ڈھال ہوں اور جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر بھی وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ ہے اور میرے صحابہ میری امت کے لیے بچاؤ ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آئے گا جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۱۶. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوتُ بَارِضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُورًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابو بريدہ ؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ میں سے جو صحابی کسی زمین پر فوت ہوگا تو قیامت کے دن ان کے لئے نور اور رہنما بن کر اٹھے گا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۱۷. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا

۱۶: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فیمن سب أصحاب

النبي ﷺ، ۶۹۷/۵، الرقم: ۳۸۶۵۔

۱۷: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۸۹/۱، الرقم: ۶۷۵، وعبد بن حمید

فی المسند، ۵۲/۱، الرقم: ۶۹۔

تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُلْتَمَسَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي كَمَا تَلْتَمَسُ أُوتُبَتَغَى الضَّالَّةُ فَلَا تُوْجَدُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت علی بن ابی طالب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک میرے صحابہ ﷺ میں سے کسی آدمی کو اس طرح ڈھونڈا جائے گا جس طرح گمشدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے لیکن وہ نہیں ملتی۔“
اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۱۸. عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَصْحَابِي أَمْنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابو بردہ ﷺ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ میری امت کے لئے بچاؤ کا ذریعہ ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں تو میری امت پر وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔“
اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۱۹. عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ أَصْحَابِي مَثَلُ النُّجُومِ يُهْتَدَى بِهَا فَأَيْتُهُمْ أَخَذْتُمْ بِقَوْلِهِ اهْتَدَيْتُمْ. رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی طرح ہے۔ جن سے راستے کی تلاش

۱۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۴/۶، الرقم: ۳۲۴۰۶۔

۱۹: أخرجه عبد بن حميد في المسند، ۲۵۰/۱، الرقم: ۷۸۳۔

کی جاتی ہے پس تم میرے صحابہ ﷺ میں سے جس کے قول کو بھی پکڑو گے ہدایت پا جاؤ گے۔“ اس حدیث کو امام عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۲۰. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَأَلْتُ رَبِّي فِيمَا اخْتَلَفَ فِيهِ أَصْحَابِي مِنْ بَعْدِي، فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَصْحَابَكَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا أَضْوَأُ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَى هُدًى. رَوَاهُ الدَّبْلِيُّ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارے میں سوال کیا تو مجھ پر وحی کی گئی: اے محمد! آپ کے اصحاب میرے نزدیک ستاروں کی طرح ہیں۔ بعض بعض سے قوت میں افضل ہیں اور ہر ایک کو روشنی حاصل ہے پس جس نے ان کے اختلاف میں سے جس پر وہ ہیں کچھ لے لیا پس وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٤. فَصْلٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى أَصْحَابِهِ

﴿حضور ﷺ کا اپنے صحابہ ﷺ کی محافظت کا حکم دینے کا بیان﴾

٢١/٢١. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِينَا مِثْلَ مَقَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: احْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُوا الْكَذِبَ، حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَمَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفُ وَمَا يُسْتَحْلَفُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جابیہ کے مقام پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم سے خطاب کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے تھے جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور فرمایا: میرے صحابہ کا خیال رکھنا اور پھر جو ان کے بعد لوگ ہوں گے۔ ان کا اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر جھوٹ عام ہو جائے گا حتیٰ کہ ایک شخص خود بخود گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی نہیں لی جائے گی اور وہ قسم کھائے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں لی جائے گی۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٢/٢٢. عَنْ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: أَنْتُمْ

٢١: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، كتاب: الأحكام، باب: كراهية شهادة، ٧٩١/٢، الرقم: ٢٣٦٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٩٣/١، الرقم: ٩٨۔

٢٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٤٠٤/٦، الرقم: ٣٢٤٠٥، وأحمد بن۔

فِي النَّاسِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ الْحَسَنُ: وَلَا يَطِيبُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ، ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ: كَيْفَ يَقُومُ ذَهَبَ مِلْحُهُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نمک کے بغیر کھانا اچھا نہیں ہوتا پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: اس قوم کا کیا حال ہوگا جس کا نمک ہی چلا گیا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٢٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيَوْمَ فَقَالَ: أَلَا أَحْسِنُوا إِلَيَّ أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ الْحَدِيثُ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیه کے مقام پر ہم سے خطاب کیا اور فرمایا کہ آج کے ہی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار! میرے صحابہ سے اچھا سلوک کرنا اور پھر جو ان کے بعد آئیں گے..... آگے طویل حدیث ہے۔“

..... حنبل فی فضائل الصحابة، ٥٩/١، الرقم: ١٧، وابن المبارك فی الزهد، ٢٠٠/١، الرقم: ٥٧٢.

٢٣: أخرج ابن حبان في الصحيح، ٤٣٦/١٠، الرقم: ٤٥٧٦، والحاكم في المستدرک، ١٩٨/١، الرقم: ٣٨٨، والطبرانی في المعجم الأوسط، ٢٠٤/٣، الرقم: ٢٩٢٩، وفي المعجم الصغير، ٥٨/١، الرقم: ٢٤٥.

اس حدیث کو امام ابن حبان، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٢٤. عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: حَطَبْنَا عُمَرَ بِبَابِ الْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِينَا ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ فِي أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ، ثُمَّ اتَّقُوا الْكُذْبَ وَشَهَادَاتِ الزُّورِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت قبیصہ بن جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے جابیہ کے دروازے پر ہمیں خطاب کیا۔ اور کہا بے شک رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے پھر جھوٹ اور جھوٹی شہادتوں سے بچنا۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٢٥. عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَحْسِنُوا إِلَى أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ، مَنْ أَحَبَّ بِحُبُوحَةِ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مَوْمِنٌ.

رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے ساتھ بھلائی کرو پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں

٢٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٤٠٤/٦، الرقم: ٢٣٤١٢۔

٢٥: أخرجه البزار في المسند، ٢٦٩/١، الرقم: ١٦٦، وابن أبي عاصم في

السنة، ٦٣١/٢، الرقم: ١٤٨٩۔

گے اور جو جنت کے وسط میں گھر بنانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ جماعت کو لازم پکڑے اور جس کو اس کی نیکی خوشی میں ڈال دے اور برائی اس کو پریشانی میں مبتلا کر دے وہ حقیقی مومن ہے۔“ اس حدیث کو امام بزار اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٢٦/٢٦. عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا ذُكِرَ أَصْحَابِي

فَأَمْسِكُوا، وَإِذَا ذُكِرَتِ النُّجُومُ فَأَمْسِكُوا، وَإِذَا ذُكِرَ الْقَدْرُ فَأَمْسِكُوا.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو خاموش ہو جاؤ جب ستاروں کا ذکر کیا جائے تو خاموش ہو جاؤ اور جب قدر کا ذکر کیا جائے تو بھی خاموش ہو جاؤ۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٧/٢٧. عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَضْحَكُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالْإِيمَانُ فِي قُلُوبِهِمْ أَكْبَرُ مِنْ

الْجِبَالِ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

وفي رواية: عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحْفَظُونِي فِي

أَصْحَابِي، فَإِنَّهُمْ خِيَارُ أُمَّتِي. رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ.

”حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا صحابہ کرام ہنستے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں اور ایمان ان

٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩٦/٢، الرقم: ١٤٢٧۔

٢٧: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٣١١/١، والقضاعي في مسند

الشهاب، ٤١٨/١، الرقم: ٧٢٠۔

کے دلوں میں پہاڑوں سے بھی بڑا تھا۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

”اور ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں میرا لحاظ کرنا کیونکہ وہ میری امت کے بہترین لوگ ہیں۔“ اس حدیث کو امام قضاوی نے روایت کیا ہے۔



www.MinhajBooks.com

٥. فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْفَتْحِ

﴿ صحابہ کرام ﷺ کے توسل سے حصولِ فتح کا بیان ﴾

٢٨/٢٨ . عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُونَ فِتْنًا مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُونَ فِتْنًا مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُونَ فِتْنًا مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہو؟ پس وہ لوگ کہیں گے ہاں تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم

٢٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، ٣/١٣٣٥، الرقم: ٣٤٤٩، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ٤/١٩٦٢، الرقم: ٢٥٣٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٧/٣، الرقم: ١٠٥٦، وابن حبان فی الصحيح، ١١/٨٦، الرقم: ٤٧٦٨۔

میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے ہاں تو پھر انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک کثیر جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پانے والوں کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے کہ ہاں تو انہیں فتح دے دی جائے گی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۹/۲۹ . عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَعْزُونَ فَيَقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحَبَ الرَّسُولَ ﷺ? فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَعْزُونَ فَيَقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحَبَ مَنْ صَحَبَ الرَّسُولَ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جنگ کریں گے تو انہیں کہا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہاں تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صحبت اختیار کر رکھی ہو؟ وہ کہیں گے جی ہاں! تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳۰/۳۰ . عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

۲۹: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ: الْمَنَاقِبِ، بَابُ: عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ، ۱۳۱۶/۳، الرَّقْمُ: ۳۳۹۹۔

۳۰: أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ: فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ، بَابُ: فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ۱۹۶۲/۴، الرَّقْمُ: ۲۵۳۲، وَأَبُو يَعْلَى فِي الْمُسْنَدِ، ۲۶۳/۲، الرَّقْمُ: ۹۷۳۔

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمْ أَلْبَعَثُ فَيَقُولُونَ: انظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيَفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ أَلْبَعَثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيَفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ أَلْبَعَثُ الثَّلَاثُ، فَيَقَالُ: انظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُونُ أَلْبَعَثُ الرَّابِعُ فَيَقَالُ: انظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مِنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيَفْتَحُ لَهُمْ بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں وہ ایک لشکر کو جنگ کے لئے روانہ کریں گے، لوگ کہیں گے دیکھو ان میں حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی صحابی ہے؟ پھر ایک شخص مل جائے گا اور ان کو اس کی برکت سے فتح حاصل ہو جائے گی، پھر ایک دوسرا لشکر روانہ کیا جائے گا لوگ کہیں گے: کیا ان کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھا ہو؟ پھر اس کی برکت سے ان کو فتح حاصل ہو جائے گی پھر ایک تیسرا لشکر روانہ کیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا دیکھو کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھنے والے کو دیکھا ہو پھر ایک چوتھا لشکر روانہ کیا جائے گا پھر کہا جائے گا دیکھو تم ان میں سے کوئی ایسا شخص دیکھتے ہوں جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کے دیکھنے والوں میں سے کسی ایک شخص کو دیکھا ہو پھر ایک شخص مل جائے گا اور اس کی برکت سے فتح حاصل ہو جائے گی۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۱/۳۱. عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ثُمَّ لِيَأْتِيَنَّ عَلِيَّ النَّاسَ زَمَانٌ يَخْرُجُ الْجَيْشُ مِنْ جُبُوشِهِمْ فَيَقَالُ: هَلْ أَحَدٌ صَحَبَ مُحَمَّدًا فَتَسْتَصِرُّونَ بِهِ فَتَنْتَصِرُوا؟ ثُمَّ يُقَالُ: مَنْ صَحَبَ مُحَمَّدًا؟ فَيَقَالُ: لَا. فَمَنْ صَحَبَ أَصْحَابَهُ؟ فَيَقَالُ: لَا فَيَقَالُ: مَنْ رَأَى مِنْ صَحْبِ أَصْحَابِهِ؟ فَلَوْ أَسْمِعُوا بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْبَحْرِ لَا تُنَوَّهُ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ضرور بالضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کے لشکروں میں سے ایک لشکر جہاد کے لئے نکلے گا پس کہا جائے گا کہ کیا کوئی حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی ہے؟ جس کے ذریعے تم نصرت طلب کرو تو فتح یاب ہو جاؤ پھر کہا جائے گا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی کون ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں۔ پھر کہا جائے گا کوئی تابعی ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں پھر کہا جائے گا کوئی تبع تابعی ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں اور اگر وہ اس کے متعلق سمندر کے اس پار سے اس کے بارے میں سنتے تو ضرور اس کے پاس آجاتے۔“

اسے امام ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

۳۱: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱۳۲/۴، الرقم: ۲۱۷۲، وعبد بن حميد في

المسند، ۳۱۳/۱، الرقم: ۱۰۲۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۸/۱۰۔

۶. فَصْلٌ فِي تَحْرِيمِ سَبِّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿ صحابہ کرام ﷺ کو برا بھلا کہنے کی ممانعت ﴾

۳۲/۳۲. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي. فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مَدًّا أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو پس اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔“

اسے امام بخاری، ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳/۳۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوا

۳۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: قول النبي ﷺ: لو كنت متخذًا خليلاً، ۱۳/۴۳، الرقم: ۳۴۷۰، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: (۵۹)، ۶۹۵/۵، الرقم: ۳۸۶۱، وأبو داود فی السنن، کتاب: السنة، باب: فی النهی عن سب أصحاب رسول الله ﷺ، ۲۱۴/۴، الرقم: ۴۶۵۸۔

۳۳: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: تحريم سبِّ —

أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ
مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔“
اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳۴/۳۴. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُ
اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحَبِي أَحَبَّهُمْ،
وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ
آذَى اللَّهَ، وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

..... الصحابة، ۱۹۶۷/۴، الرقم: ۲۵۴۰، وابن ماجه في السنن، المقدمة،
باب: فضل أهل بدر، ۵۷/۱، الرقم: ۱۶۱، والنسائي في السنن الكبرى،
۸۴/۵، الرقم: ۸۳۰۸، وابن حبان في الصحيح، ۲۳۸/۱۶، الرقم:
-۷۲۵۳

۳۴: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: في من سب أصحاب
النبي ﷺ، ۶۹۶/۵، الرقم: ۳۸۶۲، وأحمد بن حنبل في المسند،
۸۷/۴، والرويانی في المسند ۹۲/۲، الرقم: ۸۸۲، والديلمی في مسند
الفردوس، ۱۴۷/۱، الرقم: ۵۲۵۔

”حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کرامؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور میرے بعد ان کو اپنی گفتگو کا نشانہ مت بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی عنقریب اس کی گرفت ہوئی۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۵/۳۵. عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَىٰ شَرِّكُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں تو تم کہو کہ تم پر اللہ کی لعنت ہو تمہارے شرکی وجہ سے۔“ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۳۶/۳۶. عَنْ نُسَيْرِ بْنِ دَعْلُوقٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامٌ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلٍ

۳۵: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ما جاء فی فضل من رأى النبی ﷺ، ۶۹۷/۵، الرقم: ۳۸۶۶، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱۹۱/۸، الرقم: ۸۳۶۶، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۱/۲۶۳، الرقم: ۱۰۲۲۔

۳۶: أخرجه ابن ماجه فی السنن، باب: فضل أهل بدر، ۵۷/۱، الرقم: ۱۶۲، وابن أبی شیبہ، فی المصنف، ۶/۴۰۵، الرقم: ۳۲۴۱۵، وابن أبی عاصم فی السنة، ۲/۴۸۴، الرقم: ۱۰۰۶۔

أَحَدِهِمْ عُمَرُ هـ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت نسیر بن ذعلوق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو برا مت کہو پس ان کے عمل کا ایک لمحہ تمہاری زندگی کے تمام اعمال سے بہتر ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۷/۳۷. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: أَكْرَمُ مَا أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكُذِبُ حَتَّى يَحْلِفَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يُسْتَحْلَفَ، وَيَشْهَدُ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ بِحُبُوحَةِ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ تَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے سنا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کی عزت کرو پھر ان کی جوان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور پھر ان کی جوان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں پھر جھوٹ ظاہر ہوگا یہاں تک کہ آدمی قسم طلب کیے جانے سے پہلے قسم اٹھالے گا اور شہادت طلب کیے جانے سے پہلے شہادت دے دے گا پس جو جنت کی وسعت کا طالب ہے تو اس پر

۳۷: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۳۸۷/۵، الرقم: ۹۲۲۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲۰۴/۳، الرقم: ۲۹۲۹، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۱۵۰/۴، والطيلالسي في المسند، ۷/۱، الرقم: ۳۱۔

لازم ہے جماعت کو لازم پکڑے اور جدائی اور تفرقہ سے بچو بے شک شیطان ایک کے ساتھ ہے اور وہ دو سے بہت دور ہے اور کوئی آدمی ہرگز کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ ملے کیونکہ ان میں شیطان ہے اور جس کو اس کی نیکی خوش اور برائی پریشان کرے تو وہی مومن ہے۔“ اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۸/۳۸. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ، وَإِنَّ أَصْحَابِي يَقْلُونَ، فَلَا تَسُبُّوهُمْ، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک لوگ کثیر تعداد میں ہیں اور میرے صحابہ قلیل ہیں۔ پس میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو اور جس نے ان کو برا بھلا کہا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔“ اس حدیث کو امام طبرانی اور امام ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۳۹/۳۹. عَنْ عَطَاءٍ يَعْنِي: بَنَ أَبِي رَبِاحٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَافِظًا وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عطاء بن ابروہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کی میری وجہ سے حفاظت اور عزت کی تو قیامت کے دن میں اس کا

۳۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۴۷/۲، الرقم: ۱۲۰۳، وأبو يعلى في المسند، ۱۳۳/۴، الرقم: ۲۱۸۴، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳۵۰/۳، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۰۱/۴، الرقم: ۶۸۸۴۔

۳۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵۴/۱، الرقم: ۱۰۔

محافظ ہوں گا اور جس نے میرے صحابہ کو گالی دی تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۴۰/۴۰. عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَءَ وَأَصْهَارًا وَأَنْصَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے (اپنا پسندیدہ رسول) اختیار کیا اور میرے لیے میرے صحابہ کو اختیار کیا پس اس نے میرے لئے ان میں سے وزراء بنائے اور قریبی رشتہ دار اور انصار (مددگار) پس جس نے انہیں گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان کے کسی ہیرو پھیر یا دلیل کو قبول نہیں کرے گا۔“

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

www.MinhajBooks.com

۴۰: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۷۳۲/۳، الرقم: ۶۶۵۶، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۱/۱۴۴، الرقم: ۴۵۶، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۴۸۳، الرقم: ۱۰۰۰، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۳/۳۷۰، الرقم:

-۱۷۷۲

۴۱/۴۱ . عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَذْكُرُوا مَسَاوِي
أَصْحَابِي فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ عَلَيْهِمْ، وَاذْكُرُوا مَحَاسِنَ أَصْحَابِي حَتَّى
تَأْتِلَفَ عَلَيْهِمْ قُلُوبُكُمْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کی برائیاں بیان نہ کرو کہ ان کے لئے تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے اور میرے صحابہ کے محاسن اور اچھائیاں یاد کرو یہاں تک کہ تمہارے دل ان کے لئے آپس میں اکٹھے ہو جائیں۔“ اس حدیث کو امام دہلوی نے روایت کیا ہے۔



www.MinhajBooks.com

۴۱: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۳۱/۵، الرقم: ۷۳۶۲۔

٧. فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَصْحَابِهِ ﷺ

﴿ صحابہ کرام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان ﴾

٤٢/٤٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِهْدَأْ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تشریف فرماتے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر ؓ تھے اتنے میں پہاڑ لرزاں ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٤٣/٤٣. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيُّ

٤٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير، ٤/١٨٨٠، الرقم: ٢٤١٧، والترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان بن عفان، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٦، والنسائی في السنن الكبرى، ٥/٥٩، الرقم: ٨٢٠٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٤١، الرقم: ٦٩٨٣۔

٤٣: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بكر۔

أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: عُمَرُ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: فَسَكَتَتْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھے؟ اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا: پھر کون زیادہ محبوب تھے؟ آپ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا: پھر کون زیادہ محبوب تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا پھر کون؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ نَظَرَ فِي قُلُوبِ

الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم، خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ،

..... الصديق رضی اللہ عنہ، ۳۹/۶، الرقم: ۳۶۵۷، وابن ماجه فى السنن، المقدمة،

باب: فضل عمر رضی اللہ عنہ، ۳۸/۱، الرقم: ۱۰۰۲، وأحمد بن حنبل فى المسند،

www.MinhajBooks.com - الرقم: ۲۱۸/۶ -

۴۴: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ۳۷۹/۱، الرقم: ۳۶۰۰، والبخارى فى

المسند، ۲۱۲/۵، الرقم: ۱۷۰۲، ۱۸۱۶، والطبرانى فى المعجم الأوسط،

۵۸/۴، الرقم: ۳۶۰۲، وفى المعجم الكبير، ۱۱۲/۹، ۱۱۵، الرقم:

۸۵۹۳، ۸۵۸۲، والبيهقى فى الاعتقاد، ۳۲۲/۱، والهيثمى فى مجمع

الزوائد، ۱۷۷/۱، ۲۱۲/۸۔

فَابْتَعَتْهُ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ، فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَآءَ نَبِيِّهِ، يُقَاتِلُونَ عَلَى دِينِهِ (وفي رواية: فَجَعَلَهُمْ أَنْصَارَ دِينِهِ) فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا، فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا، فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ سَيِّئٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَارُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے دلوں کی طرف نظر کی تو قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں کے دلوں سے بہتر قلب پایا تو اسے اپنے لئے چن لیا (اور خاص کر لیا) اور انہیں اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو (صرف اپنے لئے) منتخب کرنے کے بعد دوبارہ قلوب انسانی کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے دلوں کو سب بندوں کے دلوں سے بہتر پایا انہیں اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وزیر بنا دیا وہ ان کے دین کے لئے جہاد کرتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا مدگار بنا دیا) پس جس شے کو مسلمان اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک (بھی) اچھی اور جسے برا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بُری ہے۔“ اسے امام احمد، بزار، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ٤٥/٤٥.

مَهْمَا أُوتِيتُمْ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَالْعَمَلُ بِهِ لَا عُدْرَ لِأَحَدٍ فِي تَرْكِهِ فَإِنْ لَمْ

٤٥: أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/١٦٢، الرقم: ١٥٢،
وعبد بن حميد نحوه في المسند، ١/٢٥٠، الرقم: ٧٨٣، والقضاعي في
مسند الشهاب، ٢/٢٧٥، الرقم: ١٣٤٦، والديلمي في مسند الفردوس،
٤/١٦٠، الرقم: ٦٤٩٧، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢/٤٢، ١/٧٣، —

يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَسُنَّةٌ مِنِّي مَا ضِيَّةٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سُنَّتِي فَمَا قَالَ أَصْحَابِي
إِنَّ أَصْحَابِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ فَأَيُّمَا أَخَذْتُمْ بِهِ اهْتَدَيْتُمْ
وَإِخْتِلَافٌ أَصْحَابِي لَكُمْ رَحْمَةٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی تمہیں کتاب اللہ کا حکم دیا جائے تو اس پر عمل لازم ہے، اس پر عمل نہ کرنے پر کسی کا عذر قابل قبول نہیں، اگر وہ (مسئلہ) کتاب اللہ میں نہ ہو تو میری سنت میں اسے تلاش کرو جو تم میں موجود ہو اور اگر میری سنت سے بھی نہ ہو تو (اس مسئلہ کا حل) میرے صحابہ کے اقوال کے مطابق (تلاش) کرو فرمایا: میرے صحابہ کی مثال یوں ہے جیسے آسمان پر ستارے، ان میں سے جس کا دامن پکڑ لو گے ہدایت پا جاؤ گے اور میرے صحابہ کا اختلاف (بھی) تمہارے لئے رحمت ہے۔“ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذَعْلُوقٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَمَرَ يَقُولُ: لَا

۴۶/۴۶

..... وفى لسان الميزان، ۱۱۸/۲، ۱۳۷، الرقم: ۵۹۴، والخطيب بغدادى فى الكفاية فى علم الرواية، ۴۸/۱، وابن كثير فى تحفة الطالب، ۱/۵۱، الرقم: ۳۴۱، وابن الملقن فى خلاصة البدر المنير، ۴۳۱/۲، الرقم: ۲۸۶۸، وابن عبد البر فى التمهيد، ۲۶۳/۴، والعسقلانى فى فتح البارى، ۵۷/۴، وابن قدامة فى المغنى، ۲۱۰۹/۳، وآمدى فى الإحكام، ۱/۲۹۰، وابن حزم فى الإحكام، ۶۱/۵۔

۴۶: أخرجه ابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ۵۷/۱، الرقم: ۱۶۲، وابن أبي شيبة فى المصنف، ۴۰۵/۶، الرقم: ۳۲۴۱۵، وابن أبي عاصم فى كتاب السنة، ۴۸۴/۲، الرقم: ۱۰۰۶، والكنانى فى مصباح الزجاجاة، ۲۴/۱، الرقم: ۵۹۔

تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً، خَيْرٌ مِنْ عَمَلٍ
أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”نسیر بن ذعلوق روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کو برا مت کہو، کیونکہ ان کا حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں گزرا ہوا ایک لمحہ تمہاری زندگی بھر کے (اعمال) سے بہتر ہے۔“
اسے امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤٧/٤٧ . عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي
بَيْتٍ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ: فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ
وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِيَنْهَضَ كُلُّ رَجُلٍ إِلَى كَفْتِهِ. وَنَهَضَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى
عُثْمَانَ، فَأَعْتَقَهُ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَأَنْتَ وَلِيِّ فِي الْآخِرَةِ.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُو يَعْلَى، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مہاجرین کے ایک گروہ میں ایک گھر میں تھے اور اس گروہ میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بھی تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر آدمی

٤٧: أخرجه الحاكم في المستدرک، ١٠٤/٣، الرقم: ٤٥٣٦، وأبو يعلى في المسند،

٤٤/٤، الرقم: ٢٠٥١، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١: ٥٢٤، رقم:

٨٦٨، والمنووي في فيض القدير، ٣٠٢/٤۔

اپنے کفو کی طرف کھڑا ہو جائے اور خود حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عثمان کی طرف کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنے گلے لگایا اور فرمایا: اے عثمان تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔“
اس حدیث کو امام حاکم اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔



www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ الثَّانِي:



www.MinhajBooks.com



www.MinhajBooks.com

١. فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِاسْمِهِ وَنَسَبِهِ وَكَوْنِهِ أَوَّلَ

مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ وَأَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ

﴿سیدنا صدیق اکبر ﷺ کے نام و نسب، مردوں میں سب سے پہلے

اسلام لانے اور سب سے پہلے مُدَوِّنِ قرآن ہونے کا بیان﴾

١/٤٨. عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةٌ أَعْبُدُ وَأَمْرَاتَانِ، وَأَبُو بَكْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ہمام بن حارث ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے حضور ﷺ کو اس دور میں دیکھا کہ جب آپ ﷺ کے ہمراہ پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابو بکر ﷺ کے سوا کوئی نہ تھا۔“
اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢/٤٩. عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَحَبَّنَا إِلَى

١: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: قول النبی ﷺ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا، ١٣٣٨/٣، الرقم: ٣٤٦٠، والحاكم فی المستدرک، ٤٤٤/٣، الرقم: ٥٦٨٢، والبزار فی المسند، ٢٤٤/٤، الرقم: ١٤١١، والبيهقي فی السنن الكبرى، ٣٦٩/٦، الرقم: ١٢٨٨٣۔

٢: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ٢٧٩-٢٧٨، الرقم: ٦٨٦٢، والبزار فی المسند، ٣٧٣/١، الرقم: ٢٥١، والهشيمي فی موارد الظمان، ٥٣٢/١، الرقم: ٢١٩٩۔

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ خَيْرَنَا وَسَيِّدَنَا. ذَكَرَ الْبَيَّانُ بَانَ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ﷺ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت ابو بکر ﷺ ہم سب سے زیادہ محبوب تھے، اور وہ ہم سے بہتر اور ہمارے سردار تھے۔ آپ گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ فرمایا: مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت ابو بکر تھے۔“

اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳/۵۰. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِعُكَاظٍ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَتْبَعَكَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ؟ قَالَ: أَتْبَعَنِي عَلَيْهِ رَجُلَانِ: حُرٌّ وَعَبْدٌ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَ: فَاسْلَمْتُ عِنْدَ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ خَالِي فِي الْكَبِيرِ.

”حضرت ابو امامہ باہلی ﷺ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عمرو بن عبسہ ﷺ نے خبر دی کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اُس وقت آپ ﷺ عکاظ کے مقام پر تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس دین پر آپ کی (اولین) اتباع کس نے کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر میری اتباع دو مردوں نے کی ہے ایک آزاد اور ایک غلام، وہ ابو بکر ﷺ اور بلال ﷺ ہیں۔ حضرت عمرو ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس وقت اسلام قبول کیا تھا۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔

۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۹/۳، الرقم: ۴۴۱۹، والبخاری في التاريخ الكبير، ۳۰۲/۶، الرقم: ۲۴۷۴۔

۴/۵۱ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى أَصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذَلِكَ، فَارْتَدَّ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ وَآمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ، وَسَعَوْا بِذَلِكَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ﷺ فَقَالُوا: هَلْ لَكَ إِلَى صَاحِبِكَ يَزْعَمُ أَنَّهُ أُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدَسِ؟ قَالَ: أَوْ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: لَئِنْ كَانَ قَالَ ذَلِكَ لَقَدْ صَدَقَ. قَالُوا: أَوْ تُصَدِّقُ أَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدَسِ وَجَاءَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي لِأُصَدِّقُهُ فِيمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذَلِكَ. أَصَدِّقُهُ بِخَبْرِ السَّمَاءِ فِي غَدْوَةٍ أَوْ رُوحَةٍ. فَلِذَلِكَ سُمِّيَ أَبُو بَكْرٍ "الصِّدِّيقَ".

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ .

”اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کو مسجد اقصیٰ کی طرف سیر کرائی گئی تو آپ ﷺ نے صبح لوگوں کو اس کے بارے میں فرمایا تو کچھ ایسے لوگ بھی اس کے منکر ہو گئے جو آپ ﷺ پر ایمان لا چکے تھے اور آپ ﷺ کی تصدیق کر چکے تھے۔ وہ دوڑتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اپنے صاحب کی تصدیق کرتے ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ انہیں آج رات بیت المقدس تک سیر کرائی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا: کیا آپ ان کی تصدیق

۴ : أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۶۵، الرقم: ۴۴۰۷، وعبد الرزاق في المصنف، ۵/۳۲۸، وأبو يعلى في المعجم، ۱۰/۴۵، الرقم: ۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۵/۳۰۷، الرقم: ۸۲۷۱۔

کرتے ہیں کہ وہ آج رات بیت المقدس تک گئے بھی ہیں اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آگئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں تو آپ ﷺ کی تصدیق اُس خبر کے بارے میں بھی کرتا ہوں جو اس سے بہت زیادہ بعید از قیاس ہے، میں تو صبح و شام آپ ﷺ کی آسمانی خبروں کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔ پس اس تصدیق کی وجہ سے حضرت ابو بکر ﷺ ”الصدیق“ کے نام سے موسوم ہوئے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

۵/۵۲. عَنْ أَبِي يَحْيَى سَمِعَ عَلِيًّا يَحْلِفُ: لَأَنْزَلَ اللَّهُ اسْمَ أَبِي بَكْرٍ ﷺ مِنْ السَّمَاءِ صِدْقًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت ابو یحییٰ ﷺ سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ ﷺ کو قسم اٹھا کر کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو بکر ﷺ کا لقب ”صدیق“ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمایا۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۶/۵۳. عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: لَا نَعْلَمُ أَرْبَعَةَ أَذْرَكُوا النَّبِيَّ ﷺ وَأَبْنَاؤُهُمْ إِلَّا هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةُ: أَبُو قُحَافَةَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَأَبُو عَتِيقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَاسْمُ أَبِي عَتِيقٍ مُحَمَّدٌ ﷺ.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيرِ.

www.MinhajBooks.com

۵: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۵/۳، الرقم: ۴۴۰۵۔

۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۵۴/۱، الرقم: ۱۱، والحاكم في

المستدرک، ۵۴۰/۳، الرقم: ۶۰۰۸، والبخاری في التاريخ الكبير،

۱۳۰/۱، الرقم: ۳۹۲، والشیانی في الأحاد والمثنائی، ۷۷/۱، الرقم:

”حضرت موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ ہم ایسے چار افراد کو نہیں جانتے کہ جنہوں نے خود اور ان کے بیٹوں نے بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہو (یعنی انہیں شرف صحابیت نصیب ہوا ہو) سوائے ابوقحافہ، ابوبکر، عبدالرحمن بن ابی بکر اور ابوعتیق محمد بن عبدالرحمن ﷺ کے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔

۷/۵۴. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ أَجْرًا فِي الْمَصَاحِفِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللُّوحَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت علی المرتضیٰ ﷺ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: قرآن کے حوالے سے سب سے زیادہ اجر پانے والے ابوبکر ﷺ ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے قرآن کو دو جلدوں میں جمع کیا۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۸/۵۵. عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنَّمَا سَمِّيَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ عَتِيقًا لِجَمَالِ وَجْهِهِ وَأَسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَثْمَانَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت لیث بن سعد ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر ﷺ کا نام عتیق آپ کی خوب روئی کی وجہ سے رکھا گیا اور آپ کا اصل نام عبداللہ بن عثمان ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۷: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۴۸/۶، الرقم: ۳۰۲۲۹، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۹۳/۳۔

۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۵۲/۱، الرقم: ۴، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۶۸/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۴۱/۹۔

۹/۵۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَجَبْرِئِلَ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ: إِنَّ قَوْمِي لَا يُصَدِّقُونَنِي، فَقَالَ لَهُ جَبْرِئِيلُ: يُصَدِّقُكَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ الصِّدِّيقُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل امین سے فرمایا: اے جبرائیل! میری قوم (واقعہ معراج میں) میری تصدیق نہیں کرے گی۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق کریں گے اور وہ صدیق ہیں۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۵۷. عَنْ أَبِي يَحْيَى حَكِيمِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رضي الله عنه يَخْلِفُ: لَلَّهِ أَنْزَلَ اسْمَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ السَّمَاءِ الصِّدِّيقُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو یحییٰ حکیم بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لقب ”الصدیق“ آسمان سے اتارا گیا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

۹: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۱۶۶/۷، الرقم: ۷۱۷۳، وابن سعد

في الطبقات الكبرى، ۲۱۵/۱۔

۱۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۵۵/۱، الرقم: ۱۴۔

۲. فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ ﷺ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿ بارگاہ رسالت ﷺ میں حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کا مقام

و مرتبہ ﴿

۱۱/۵۸ . عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَاتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ. فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: أَبُوهَا. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عمرو بن العاص ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے غزوہ ذات السلاسل کا امیر لشکر بنا کر روانہ فرمایا جب واپس آیا تو آپ ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوا: عورتوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ تو فرمایا: عائشہ کے ساتھ۔ میں نے پھر عرض کیا: مردوں میں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس کے والد (ابوبکر ﷺ) کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا: پھر اُن کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر بن

۱۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: من فضائل أبي بكر الصديق ﷺ، ۱۳۳۹/۳، الرقم: ۳۴۶۲، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق ﷺ، ۱۸۵۶/۴، الرقم: ۲۳۸۴، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بكر الصديق ﷺ، ۷۰۶/۵، الرقم: ۳۸۸۵، ۳۸۸۶، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بكر الصديق، ۳۸/۱، الرقم: ۱۰۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲۰۳/۴، الرقم: ۱۷۱۴۳۔

خطاب کے ساتھ۔ اور پھر آپ ﷺ نے اُن کے بعد چند دوسرے حضرات کے نام لئے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۲/۵۹. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرْفِ ثَوْبِهِ، حَتَّى أَدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَا صَاحِبِكُمْ فَقَدْ غَامَرَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي، فَأَبَى عَلَيَّ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، ثَلَاثًا. ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَآتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ، فَسَأَلَ: أَأْتَمَّ أَبُو بَكْرٍ؟ فَقَالُوا: لَا، فَآتَى إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَسَلَّمَ، فَجَعَلَ وَجْهَ النَّبِيِّ ﷺ يَتَمَعَّرُ، حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَنَّا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ، أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذِبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقَ. وَوَأَسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي؟ مَرَّتَيْنِ، فَمَا أُودِي بَعْدَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ

میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اپنی چادر کا کنارہ پکڑے حاضر خدمت ہوئے۔ یہاں تک کہ اُن کا گھٹنا ننگا ہو گیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے یہ ساتھی

۱۲: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: فضل

أبي بكر الصديق، ۳/۱۳۳۹، الرقم: ۳۴۶۱، البيهقي في السنن الكبرى،

۱۰/۲۳۲، والطبراني في مسند الشاميين، ۲/۲۰۸، الرقم: ۱۱۹۹، وأبو

نعيم في حلية الأولياء، ۹/۳۰۴۔

لڑبھگڑ کر آ رہے ہیں۔ انہوں نے سلام عرض کیا اور بتایا کہ میرے اور عمر بن خطاب ﷺ کے درمیان کچھ تکرار ہوئی تو جلدی میں میرے منہ سے ایک بات نکل گئی جس پر مجھے بعد میں ندامت ہوئی اور میں نے اُن سے معافی مانگی لیکن انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ لہذا میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر ﷺ! اللہ تمہیں معاف فرمائے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت عمر ﷺ نام ہو کر حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے گھر گئے اور انکے بارے میں پوچھا کہ ابوبکر صدیق ﷺ کہاں ہیں؟ گھر والوں نے کہا: نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ بھی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا، اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ پر نور کا رنگ بدل گیا۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق ﷺ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! میں ہی زیادتی کرنے والا تھا۔ یہ دو مرتبہ عرض کیا پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم سب لوگوں نے میری تکذیب کی (مجھے جھٹلایا) لیکن ابوبکر نے میری تصدیق کی اور پھر اپنی جان اور اپنے مال سے میری خدمت میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا۔ پھر دو مرتبہ فرمایا: کیا تم میرے ایسے ساتھی سے میرے لئے درگزر (نہیں) کرو گے؟ اس کے بعد حضرت ابوبکر ﷺ کو کبھی اذیت نہیں دی گئی۔‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۶۰. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ

۱۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبي بكر وعمر كليهما، ۶۱۲/۵، الرقم: ۳۶۶۹، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بكر الصديق، ۳۸/۱، الرقم: ۹۹، والحاكم فی المستدرک، ۳۱۲/۴، الرقم: ۷۷۴۶، وابن حبان فی طبقات المحدثين بأصبهان، ۲۳۹/۴، الرقم: ۶۴۰۔

يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا، وَقَالَ: هَكَذَا نُبِعْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے مسجد میں داخل ہوئے اس دوران حضرت ابو بکر ﷺ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک آپ ﷺ کی دائیں جانب تھے اور دوسرے بائیں جانب اور حضور نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے روز اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔“
اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۶۱ . عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : أَبُوبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .
”اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدَةُ عَائِشَةَ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدُنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابو بکر ﷺ ہمارے سردار، ہم سب سے بہتر اور رسول اللہ ﷺ کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔“
اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۶۲ . عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

۱۴ : أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي السَّنَنِ ، كِتَابُ : الْمَنَاقِبِ ، بَابُ : مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ﷺ ، ۶۰۶/۵ ، الرَّقْمُ : ۳۶۵۶ ، وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ ، ۶۹/۳ ، الرَّقْمُ : ۴۴۲۱ .

۱۵ : أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ ، ۷۲/۳ ، الرَّقْمُ : ۴۴۲۹ ، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ ، ۳۵۱/۱ ، الرَّقْمُ : ۵۰۷ .

أَوَّلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ أَنَا، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتَى أَهْلَ
الْبَيْعِ، فَتَنَشَّقُ عَنْهُمْ فَأُبْعَثُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
سب سے پہلے جس سے زمین پھٹے گی وہ میں ہوں پھر ابوبکر ﷺ سے، پھر عمر ﷺ سے، پھر
میں اہل بیع کے پاس آؤں گا تو اُن سے زمین شق (پھٹے) ہوگی پھر میں اُن سب کے
درمیان اٹھایا جاؤں گا۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۶۳. عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَسَّانَ بْنِ
ثَابِتٍ ﷺ: هَلْ قُلْتَ فِي أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: قُلْ وَأَنَا أَسْمَعُ
فَقَالَ: تَأْنِي أَنْتَيْنِ فِي الْعَارِ الْمُنِيفِ وَقَدْ طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ إِذْ صَعِدَ الْجَبَلَ
وَكَانَ حَبِّ رَسُولِ اللَّهِ قَدْ عَلِمُوا مِنَ الْبَرِيَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ رَجُلًا.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”امام زہری ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان بن
ثابت ﷺ سے فرمایا: کیا تم نے ابوبکر (صدیق ﷺ) کے بارے کچھ کلام کہا ہے۔ انہوں
نے عرض کی، ہاں (یا رسول اللہ!)۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ وہ کلام مجھے سناؤ میں سنوں گا۔
حضرت حسان ﷺ یوں گویا ہوئے وہ غار میں دو میں سے دوسرے تھے۔ جب وہ
حضور ﷺ کو لے کر پہاڑ (جبل ثور) پر چڑھے تو دشمن نے اُن کے ارد گرد چکر لگائے
اور تمام صحابہ ﷺ کو معلوم ہے کہ وہ (حضرت ابوبکر ﷺ) رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں اور
آپ ﷺ کسی شخص کو اُن کے برابر شمار نہیں کرتے ہیں۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ ہنس

۱۶: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۷/۳، الرقم: ۴۴۱۳، وابن سعد في

الطبقات الكبرى، ۱۷۴/۳۔

پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حسان تم نے سچ کہا، وہ (ابوبکر ؓ) بالکل ایسے ہی ہیں جیسے تم نے کہا۔“
اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۶۴. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَالْأُخْرَى عَلَى عُمَرَ. فَقَالَ: هَكَذَا نُبَعْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ ﷺ کا ایک دست مبارک حضرت ابوبکر ؓ پر تھا اور دوسرا حضرت عمر ؓ پر پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح ہم قیامت کے روز اٹھائے جائیں گے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۶۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نَجْلِسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ. مَا يَتَكَلَّمُ أَحَدٌ مِنَّا إِلَّا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ جب ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں بیٹھے تو ہماری یہ حالت ہوتی گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اور ہم میں سے کوئی بھی کلام نہ کر سکتا سوائے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۷۱/۳، الرقم: ۴۴۲۸۔

۱۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۵/۸، الرقم: ۷۷۸۲، والهيشمي في

مجمع الزوائد، ۵۳/۹۔

۳. فَصْلٌ فِي أَنَّهُ كَانَ أَشَدَّ النَّاسِ حُبًّا لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿ صدیق اکبر ﷺ کے عشقِ رسول ﷺ کا بیان ﴾

۱۹/۶۶ . عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ وَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَيْرٌ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ. قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ. فَعَجَبْنَا لِبُكَائِهِ: أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيْرٍ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الْمُخْبِرَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: ”بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا اور جو اللہ کے پاس ہے کے درمیان اختیار دیا ہے۔ پس اُس بندے نے اُس چیز کو اختیار کیا جو اللہ کے پاس ہے۔ حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ اس پر حضرت ابوبکر صدیق ﷺ رو پڑے۔ ہم نے اُن کے رونے پر تعجب کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تو ایک بندے کا حال بیان فرما رہے ہیں کہ اُس کو اختیار دیا گیا ہے۔ پس وہ (بندہ) جس کو اختیار دیا گیا تھا خود تاجدارِ کائنات ﷺ تھے اور

۱۹: أخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: قول النبی ﷺ سدوا الأبواب إلا باب أبي بكر، ۱۳۳۷/۳، الرقم: ۳۴۵۴، ومسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق ﷺ، ۱۸۵۴/۴، الرقم: ۲۳۸۲، والترمذی فی الجامع الصحیح، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بكر الصديق، ۶۰۷/۵، الرقم: ۳۶۵۹، وابن حبان فی الصحیح، ۵۵۹/۱۴، الرقم: ۶۵۹۴۔

ابوبکر صدیق ﷺ ہم سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے (جو حضور ﷺ کی مراد سمجھ گئے)۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۰/۶۷. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدًا خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَأَخْتَارَ مَا عِنْدَهُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَدَيْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. قَالَ: فَعَجِبْنَا! فَقَالَ النَّاسُ: انظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَبْدِ خَيْرِهِ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا! قَالَ: فَكَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا کہ یا تو دنیا کی آرائش سے جو چاہے لے لے یا جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ حاصل کرے، تو اس بندے نے اُسے پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ راوی فرماتے ہیں ہمیں تعجب ہوا، تو لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس شیخ کی طرف دیکھو! حضور نبی اکرم ﷺ تو کسی بندے کے

۲۰: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: هجرة النبی ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ۱۴۱۷/۳، الرقم: ۳۶۹۱، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق، ۱۸۵۴/۴، الرقم: ۲۳۸۲، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بكر، ۴۱/۶، الرقم: ۳۶۶۰، وابن حبان فی الصحيح، ۲۷۷/۱۵، الرقم: ۶۸۶۱۔

متعلق فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے دنیا کی آرائش یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اُن میں سے ایک کے حصول کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری ﷺ نے فرمایا: درحقیقت حضور ﷺ کو ہی اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابو بکر ﷺ اس بات کو ہم سب سے زیادہ جانتے تھے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۱/۶۸. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصَلِّحَ بَيْنَهُمْ ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ ، فَجَاءَ الْمُؤَدِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأَقِيمُ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ ، فَتَحَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ ، فَصَفَّقَ النَّاسُ ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ التَّفَّتَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَنْ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ يَدَيْهِ ، فَحَمِدَ اللَّهُ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ ، ثُمَّ اسْتَخَرَّ أَبُو بَكْرٍ ﷺ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ ، وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تُثْبِتَ إِذْ أَمَرْتُكَ . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي

۲۱ : أخرجه البخاری فی الصحیح ، کتاب: الأذان ، باب: مَنْ دَخَلَ لِيَوْمِ النَّاسِ فِجَاءَ الْإِمَامِ الْأَوَّلِ ، ۱/۲۴۲ ، الرقم: ۶۵۲ ، ومسلم فی الصحیح ، کتاب: الصلاة ، باب: تقديم الجماعة من يصلى بهم ، ۱/۳۱۶ ، الرقم: ۴۲۱ ، وأبو داود فی السنن ، کتاب: الصلاة ، باب: التصفيق في الصلاة ، ۱/۲۴۷ ، الرقم: ۹۴۰ ، والنسائي في السنن ، کتاب: الإمامة ، باب: استخلاف الإمام ، ۲/۸۲ ، الرقم: ۷۹۳ ومالك في الموطأ ، ۱/۱۶۳ ، الرقم: ۳۹۰۔

فُحَافَةٌ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سہل بن سعد ساعدی ﷺ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ بنی عمرو بن عوف کے ہاں تشریف لے گئے تاکہ ان (کے کسی تنازعہ) کی صلح کرا دیں۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ مؤذن، حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اگر آپ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو میں اقامت کہہ دوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! پس حضرت ابو بکر صدیق ﷺ نماز پڑھانے لگے۔ تو اسی دوران رسول اکرم ﷺ واپس تشریف لے آئے اور لوگ ابھی نماز میں تھے۔ پھر آپ ﷺ صفوں میں داخل ہوتے ہوئے پہلی صف میں جا کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالی کی آواز سے آپ ﷺ کو متوجہ کرنا چاہا۔ مگر چونکہ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ حالت نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہ ہوتے تھے اس لئے ادھر متوجہ نہ ہوئے۔ پھر جب لوگوں نے بہت زور سے تالیاں بجائیں تو آپ متوجہ ہوئے اور حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے انہیں (ابو بکر صدیق کو) اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور اللہ رب العزت کی حمد بیان کی اور اللہ کے رسول مکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھاتے رہنے کا جو حکم فرمایا تھا اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ پیچھے بٹے اور صف میں مل گئے۔ رسول اللہ ﷺ آگے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ادھر متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابو بکر! جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا تو کس چیز نے تمہیں اپنی جگہ پر قائم رہنے سے منع کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۲/۶۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ

ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: كم سن النبي ﷺ،

يوم قبض، ۴/۱۸۲۵، الرقم: ۲۳۴۸۔

”حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال (۶۳) سال تھی اور حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کا وصال ہوا تو ان کی عمر بھی (حضور نبی اکرم ﷺ کی متابعت میں) تریسٹھ سال تھی۔“

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۷۰. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَّصِقَ، فَوَافَقَ ذَلِكَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتَهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ، وَآتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ ﷺ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت زید بن اسلم بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ نے صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے میرے پاس مال تھا۔ میں نے (اپنے آپ سے) کہا، اگر میں ابو بکر صدیق ﷺ سے کبھی سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج سبقت

۲۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر وعمر رضی اللہ عنہما کلیہما، ۶/۶۱۴، الرقم: ۳۶۷۵، وأبو داود فی السنن، کتاب: الزکاة، باب: الرخصة فی ذالک، ۲/۱۲۹، الرقم: ۱۶۷۸، والدارمی فی السنن، ۱/۴۸۰، الرقم: ۱۶۶۰، والحاکم فی المستدرک، ۱/۵۷۴، الرقم: ۱۰۱۰۔

لے جاؤں گا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنا نصف مال لے کر حاضر خدمت ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنا ہی مال اُن کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ (اتنے میں) حضرت ابو بکرؓ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب کچھ لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکرؓ! اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ان کے لئے اللہ اور اُس کا رسول ﷺ چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا، میں ان سے کسی شے میں آگے نہ بڑھ سکوں گا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۲۴/۷۱. عَنْ طَارِقٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ؓ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُعْضُونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى﴾، [الحجرات، ۴۹: ۳]، قَالَ أَبُو بَكْرٍ ؓ: فَالَيْتُ عَلَى نَفْسِي أَنْ لَا أُكَلِّمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَّا كَأَحْيِي السَّرَّارِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت طارق سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ جب سورت الحجرات کی آیت: ”بیشک وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ رب العزت نے تقویٰ کے لئے مختص کر لیا ہے،“ حضور نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی تو حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے قسم کھائی کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف سرگوشی کی صورت میں (ہی کلام) کروں گا، جس طرح کوئی رازدان سرگوشی کرتے ہیں۔“

۲۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۷۸/۳، الرقم: ۴۴۴۹، والعسقلانی فی

المطالب العالیة، ۳۳/۴، الرقم: ۳۸۸۷۔

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۷۲. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: لَقَدْ ضَرَبُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى غَشِيَ عَلَيْهِ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ فَجَعَلَ ينادِي يَقُولُ: وَيَلِكُمْ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ؟ قَالُوا: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ الْمُجَنُونُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ کفار و مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو اس قدر جسمانی اذیت پہنچائی کہ آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی۔ حضرت ابو بکر ﷺ کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے کہنے لگے تم تباہ و برباد ہو جاؤ، کیا تم ایک (معزز) شخص کو اس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتے ہیں کہ میرا رب اللہ ہے؟ ان ظالموں نے کہا، یہ کون ہے؟ (کفار و مشرکین میں سے کچھ) لوگوں نے کہا: یہ ابو قحافہ کا بیٹا ہے جو (محبت رسول ﷺ میں) مجنون (بن چکا) ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۷۳. عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ سَبَبُ مَوْتِ أَبِي بَكْرٍ ﷺ مَوْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا زَالَ جِسْمُهُ يَجْرِي حَتَّى مَاتَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

www.MinhajBooks.com

- ۲۵: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۷۰/۳، الرقم: ۴۴۲۴، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲۲۱/۶، والهيشمي في مجمع الزوائد، ۱۷/۶۔
- ۲۶: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۶/۳، الرقم: ۴۴۱۰، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۲۶۳/۱۔

”حضرت سالم بن عبد اللہ ﷺ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کی وفات کا سبب حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال فرمانا تھا۔ (اس فراقِ حبیب ﷺ کے غم میں) آپ ﷺ کا جسم کمزور ہوتا گیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۷۴ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : تَذَاكُرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ ﷺ مِيلَادَهُمَا عِنْدِي . فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْبَرَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ ، فَتُوْفِّي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَتُوْفِّي أَبُو بَكْرٍ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ لِسِتِّينَ وَنِصْفِ النَّبِيِّ عَاشَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

”اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کا اپنے یومِ ولادت کے حوالے سے میرے پاس بیٹھے ہوئے مذاکرہ ہوا۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق ﷺ سے عمر کے اعتبار سے (بھی) بڑے تھے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک ۶۳ برس تھی۔ اور حضرت ابو بکر ﷺ کا وصال ہوا تو اُن کی عمر بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی۔ حضور ﷺ اڑھائی سال ہی عمر مبارک میں بڑے تھے جو حضرت ابو بکر ﷺ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد دنیا میں حیات رہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۲۷ : أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۵۸/۱، الرقم: ۲۸، والهيشمي في

مجمع الزوائد، ۶۰/۹۔

۲۸/۷۵. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْغَارِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي أَدْخُلْ قُبْلَكَ فَإِنْ كَانَ حَيَّةٌ أَوْ شَيْءٌ كَانَتْ لِي قُبْلَكَ قَالَ ﷺ: ادْخُلْ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَعَلَ يَلْتَمِسُ بِيَدِهِ، كُلَّمَا رَأَى جُحْرًا قَالَ: بِثُوبِهِ فَشَقَّهُ ثُمَّ أَلْقَمَهُ الْجُحْرَ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثُوبِهِ أَجْمَعًا. قَالَ: فَبَقِيَ جُحْرٌ فَوَضَعَ عَقْبَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَأَيْنَ ثُوبُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُمَّ، اجْعَلْ أَبَا بَكْرٍ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَأَوْحَى اللَّهُ ﷻ إِلَيْهِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ اسْتَجَابَ لَكَ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جب غار کی رات تھی تو ابو بکر صدیق ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عنایت فرمائیے کہ میں آپ سے پہلے غار میں داخل ہوں تاکہ اگر کوئی سانپ یا کوئی اور چیز ہو تو وہ آپ ﷺ کی بجائے مجھے تکلیف پہنچائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: داخل ہو جاؤ۔ حضرت ابو بکر ﷺ داخل ہوئے اور اپنے ہاتھ سے ساری جگہ کی تلاشی لینے لگے۔ جب بھی کوئی سوراخ دیکھتے تو اپنے لباس کو پھاڑ کر سوراخ کو بند کر دیتے۔ یہاں تک کہ اپنے تمام لباس کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بھی ایک سوراخ بچ گیا تو انہوں نے اپنی ایڑی کو اُس سوراخ پر رکھ دیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کو اندر تشریف لانے کی گزارش کی۔ جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق ﷺ سے کہا: ”اے ابو بکر! تمہارا

۲۸: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۳۳/۱، وابن الجوزي في صفوة

الصفوة، ۲۴۰/۱، ومحج الطبري في الرياض النضرة، ۴۵۱/۱۔

لباس کہاں ہے؟ تو انہوں نے جو کچھ کیا تھا اُس کے بارے بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دُعا کی: اے میرے اللہ! ابو بکر کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ اُس نے آپ ﷺ کی دُعا کو قبول فرما لیا ہے۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۲۹/۷۶. عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، وَعَلَيْهِ عِبَاءَةٌ قَدْ خَلَّهَا فِي صَدْرِهِ بِخِلَالٍ، فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا لِي أَرَى أَبَا بَكْرٍ عَلَيْهِ عِبَاءَةٌ قَدْ خَلَّهَا فِي صَدْرِهِ؟ فَقَالَ: يَا جِبْرِيْلُ، أَنْفَقَ مَالَهُ عَلَيَّ قَبْلَ الْفَتْحِ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ تَجَلَّى بِقُرْآنٍ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ قُلْ لَهُ: أَرَأَيْتَ أَنْتَ عَنِّي فِي فَقْرِكَ هَذَا أَمْ سَاخِطٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ اللَّهَ تَجَلَّى بِقُرْآنٍ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ: أَرَأَيْتَ أَنْتَ عَنِّي فِي فَقْرِكَ هَذَا أَمْ سَاخِطٌ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَلَيْهِ السَّلَامُ أَسْخَطَ عَلَيَّ رَبِّي؟ أَنَا عَنِ رَبِّي رَاضٍ، أَنَا عَنِ رَبِّي رَاضٍ، أَنَا عَنِ رَبِّي رَاضٍ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ

کی بارگاہ میں حاضر تھا اور آپ ﷺ کے پاس ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس حال میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے عبا (لباس جو سامنے سے گھلا ہوا ہو اور اُس کو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے) پہنی ہوئی تھی جس کو اپنے سینے پر خلال (لکڑی کا ٹکڑا، جس سے سوراخ کیا جاتا

۲۹: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۰۵/۷، وابن الجوزي في صفة

الصفوة، ۱/۲۵۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴/۳۰۸، ومحَب

الطبري في الرياض النضرة، ۲/۲۰۔

ہے) سے جوڑا ہوا تھا اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: اے محمد، میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ ابوبکر ﷺ نے عباہ پہن کر اُسے اپنے سینے پر ٹانکا ہوا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبریل، انہوں نے اپنا سارا مال مجھ پر خرچ کر ڈالا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: اللہ رب العزت آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ابوبکر ﷺ سے کہیں، کیا تو اپنے اس فقر میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر، اللہ تعالیٰ تم پر سلام بھیجتے ہیں اور تمہیں (کیا) فرماتے ہیں: ”کیا تو اپنے اس فقر میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟ ابوبکر ﷺ نے عرض کیا۔ میں اپنے رب کریم پر ناراض ہوں گا؟ میں تو اپنے رب سے (ہر حال میں) راضی ہوں میں اپنے رب کریم سے راضی ہوں۔ میں اپنے رب کریم سے راضی ہوں۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۴. فَصُلِّ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَهُ صَاحِبًا لَهُ

وَرَفِيقًا وَنَائِبًا وَوَزِيرًا

﴿حضور ﷺ کا صدیق اکبر ﷺ کو اپنا ساتھی، دوست، نائب، اور

وزیر قرار دینے کا بیان﴾

۳۰/۷۷. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ كُنْتُ
مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا، لَا تَتَّخِذُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۱/۷۸. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ

۳۰: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: قول النبی ﷺ:

كنت متخذًا خلیلاً، ۱/۳۳۸/۳، الرقم: ۳۴۵۶، ومسلم فی الصحيح،

کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق، ۴/۱۸۵۵،

الرقم: ۲۳۸۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۴۳۷، الرقم: ۴۱۶۱۔

۳۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الأذان، باب: أهل العلم والفضل

أحق بالإمامة، ۱/۲۴۰، الرقم: ۶۴۸، وفي كتاب: المغازی، باب: مرض

النبي ﷺ ووفاته، ۴/۱۶۱۶، الرقم: ۴۱۸۳، ومسلم فی الصحيح،

وَخَدَمَهُ وَصَحْبَهُ أَنْ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوَفِّي فِيهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يُنْظَرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَّةٌ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ، فَانْكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقْبِهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ: أَنْ أَتَمُّوا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوَفِّي مِنْ يَوْمِهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہتے تھے کہ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض وصال کے دوران صحابہ کرام ﷺ کو نماز پڑھایا کرتے تھے، یہاں تک کہ پیر کا دن آ گیا اور صحابہ کرام ﷺ نماز کی حالت میں صفیں باندھے کھڑے تھے۔ (اس دوران) حضور نبی اکرم ﷺ نے (اپنے) حجرہ مبارک سے پردہ اٹھایا اور کھڑے ہو کر ہمیں دیکھنے لگے۔ ایسے لگ رہا تھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ انور کھلے ہوئے قرآن کی طرح ہے پھر آپ ﷺ تبسم فرماتے ہوئے ہنسنے لگے۔ پس ہم نے ارادہ کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دیدار کی خوشی سے نماز توڑ دیں گے پھر حضرت ابو بکر ﷺ اپنی ایڑیوں کے بل (مصلہ امامت سے) پیچھے لوٹے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں اور گمان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز کے لئے (گھر سے) باہر تشریف لانے والے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اشارہ فرمایا کہ تم

----- کتاب: الصلاة، باب: استخلاف الإمام، ۱/۳۱۵، الرقم: ۴۱۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۹۶، الرقم: ۱۳۰۵۱، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۵۸۷، الرقم: ۶۶۲۰۔

لوگ اپنی نماز کو مکمل کرو اور پردہ نیچے سرکا دیا۔ پھر آپ ﷺ کا اسی دن وصال ہو گیا۔
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۲/۷۹. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،
أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ؟ قَالَ أَبِي: كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ. قَالَ: فَإِنْ
لَمْ تَجِدِيْنِي فَأْتِيْ أَبَا بَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت محمد بن جبیر بن مطعم ﷺ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک
عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کسی چیز کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے
اُسے دوبارہ آنے کا حکم فرمایا، اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں آؤں اور آپ
ﷺ کو نہ پاؤں تو؟ (محمد بن جبیر فرماتے ہیں کہ) میرے والد (جبیر بن مطعم) نے فرمایا:
گویا وہ عورت آپ ﷺ کا وصال مراد لے رہی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ
پاؤ تو ابوبکر کے پاس آنا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۳/۸۰. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ:

۳۲: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبى ﷺ، باب:
من فضائل أبى بكر الصديق، ۳/۱۳۳۸، الرقم: ۳۴۵۹، ومسلم فى
الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبى بكر الصديق ﷺ،
۴/۱۸۵۶، الرقم: ۲۳۸۶، والترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب:
فى مناقب أبى بكر وعمر رضى الله عنهما كليهما، ۵/۶۱۵، الرقم: ۳۶۷۶۔
۳۳: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر فى
المسجد، ۱/۱۷۷، الرقم: ۴۵۴، والترمذى فى السنن، كتاب: المناقب،
باب: مناقب أبى بكر الصديق ﷺ، ۵/۶۰۸، الرقم: ۳۶۶۰، وابن حبان —

لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أُخُوَّةَ الْإِسْلَامِ
وَمَوَدَّةَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے
خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ (اب
خلت تو نہیں ہے) لیکن اسلام کی اخوت (برادری) اور مودت ہے۔“
اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۳۴/۸۱. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ: أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ: مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ:
قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمَرُّ
عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ
إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمَرُّ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ
فَفَعَلْتُ حَفْصَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَهْ، إِنَّكَ لَأَنْتَنُ صَوَاحِبُ يَوْسُفَ

..... فی الصحيح، ۵۵۹/۱۴، الرقم: ۶۵۹۴، وأحمد بن حنبل في المسند،
۳۵۹/۱، الرقم: ۳۳۸۵- فی الصحيح، ۵۵۹/۱۴، الرقم: ۶۵۹۴،
وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۵۹/۱، الرقم: ۳۳۸۵۔

۳۴: أخرجہ البخاری فی الصحيح، کتاب: الآذان، باب: أهل العلم والفضل
أحق بالإمامة، ۲۴۴۰/۱، الرقم: ۶۴۷، والترمذی فی السنن، کتاب:
المناقب، باب: فی مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، ۶۱۳/۵،
الرقم: ۳۶۷۲، ومالك في الموطأ، ۱۷۰/۱، الرقم: ۴۱۲، وأحمد بن
حنبل في المسند، ۹۶/۶، الرقم: ۲۴۶۹۱، وابن حبان في الصحيح،
۵۶۶/۱۴، الرقم: ۶۶۰۱۔

مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ .

”اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں فرمایا: ابوبکر کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ کثرتِ گریہ کی وجہ سے لوگوں کو (قرأت) نہیں سنا سکیں گے۔ (اس لئے) آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آپ کے مقام (مصلیٰ) پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو کچھ سنانہ پائیں گے۔ پس آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رُكُ جَاؤْ! بیشک تم صواحبِ یوسف کی طرح ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۳۵/۸۲ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَوْمَهُمْ غَيْرُهُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

”اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کے لئے مناسب نہیں جن میں ابوبکر صدیق موجود ہوں کہ ان کی امامت ان (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے علاوہ کوئی اور شخص کروائے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۳۵ : أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر

وعمر رضی اللہ عنہما، ۶۱۴/۵، الرقم: ۳۶۷۳۔

۵. فَصَلُّ فِي مُصَاحِبَتِهِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَارِ وَالْمَزَارِ

﴿ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا حضور ﷺ کا رفیقِ غار و مزار ہونے

کا بیان

۳۶/۸۳. عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ﷺ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا، فَقَالَ: مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ يَا نَسِيبَ، اللَّهُ تَالِثُهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا جبکہ میں (آپ کے ساتھ) غار میں تھا: اگر ان (تلاش کرنے والے کفار) میں سے کوئی شخص اپنے قدموں کی طرف (جھک کر) دیکھے تو یقیناً ہمیں دیکھ لے گا تو حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! اُن دو (افراد) کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا خود اللہ ہو۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۳۶: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: مناقب المهاجرين وفضلهم، ۱۳۳۷/۳، الرقم: ۳۴۵۳، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق، ۱۸۵۴/۴، الرقم: ۲۳۸۱، والترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة التوبة، ۲۷۸/۵، الرقم: ۳۰۹۶، وابن حبان فی الصحيح، ۱۸۱/۱۴، الرقم: ۶۲۷۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۱، الرقم: ۱۱، وأبو يعلى فی المسند، ۶۸/۱، الرقم: ۶۶۔

۳۷/۸۴. عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ، وَصَاحِبِي فِي الْغَارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.
وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ حوض (کوثر) پر میرے ساتھی ہیں اور غار (ثور) میں بھی میرے ساتھی ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ابویسی الترمذی نے اسے حدیث حسن کہا ہے۔

۳۸/۸۵. عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ مِنْ النَّبِيِّ ﷺ مَكَانَ الْوَزِيرِ. فَكَانَ يُشَاوِرُهُ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْإِسْلَامِ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْغَارِ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْعَرِيشِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْقُبْرِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَدِّمُ عَلَيْهِ أَحَدًا.
رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں وزیر کی حیثیت رکھتے تھے اور حضور ﷺ اپنے تمام امور میں ان سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لانے میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ثانی (دوسرے) تھے، غار (ثور) میں آپ ﷺ کے ثانی تھے، غزوہ بدر میں

۳۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبي بكر وعمر كليهما، ۶۱۳/۵، الرقم: ۳۶۷۰۔

۳۸: أخرجه الحاكم فی المستدرک، ۶۶/۳، الرقم: ۴۴۰۸۔

عریش (وہ چھپر جو حضور ﷺ کے لئے بنا یا گیا تھا) میں بھی آپ ﷺ کے ثانی تھے، قبر میں حضور ﷺ کے ثانی ہیں اور رسول اللہ ﷺ اُن (حضرت ابو بکر ﷺ) پر کسی کو بھی مقدم نہیں سمجھتے تھے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔



www.MinhajBooks.com

۶. فَصْلٌ فِي مَكَانَةِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه فِي الْآخِرَةِ

﴿ رُوِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا كَانَ مِنْ رَجُلٍ أَحَبَّ إِلَيَّ فِي الْآخِرَةِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ ﴾

۳۹/۸۶ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ يَعْنِي: الْجَنَّةِ. يَا عَبْدَ اللَّهِ، هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ، وَبَابِ الرِّيَّانِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، وَقَالَ: هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلُّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو اللہ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے گا تو اُسے جنت کے

۳۹: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی، باب: قول النبی ﷺ لو كنت متخذاً خليلاً، ۳/۱۳۴، الرقم: ۳۴۶۶، والنسائي فی السنن الكبرى، ۶/۲، الرقم: ۲۲۱۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۲۶۸، الرقم: ۷۶۲۱، وابن حبان فی الصحيح، ۲۰۶/۸، الرقم: ۳۴۱۸، وابن أبي شيبة فی المصنف، ۶/۳۵۳، الرقم: ۳۱۹۶۵۔

دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ خیر ہے پس جو اہل صلاۃ (نمازیوں) میں سے ہوگا اُس کو باب الصلاۃ سے بلایا جائے گا اور جو اہل جہاد میں سے ہوگا اُسے باب الجہاد سے بلایا جائے گا اور جو اہل صدقہ (خیرات والوں) میں سے ہوگا اُسے باب الصدقہ سے بلایا جائے گا اور جو اہل صیام (روزہ داروں) میں سے ہوگا اُسے باب الصیام اور باب الریاء سے بلایا جائے گا۔ پس حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے عرض کیا: جو ان سارے دروازوں سے بلایا جائے اُسے تو خدشہ ہی کیا۔ پھر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جو ان تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اے ابوبکر! مجھے امید ہے کہ تم اُن لوگوں میں سے ہو (جنہیں تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا)۔ اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۴۰/۸۷ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ تَبَعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا اجْتَمَعَنَ فِي أَمْرٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ ابوبکر صدیق ﷺ نے عرض کیا: میں، پھر حضور ﷺ نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟ ابوبکر ﷺ نے عرض کیا:

۴۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: من جمع الصدقة وأعمال البر، ۷۱۳/۲، الرقم ۱۰۲۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۶/۵، الرقم: ۸۱۰۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۸۹/۴، الرقم: ۷۶۱۹، وفي شعب الإيمان، ۵۳۷/۶، الرقم: ۹۱۹۹۔

میں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابوبکر ؓ نے عرض کیا: میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت (بیمار داری) کی؟ ابوبکر صدیق ؓ نے عرض کیا: میں نے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس میں یہ باتیں جمع ہوں وہ ضرور جنت میں جائے گا۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۴۱/۸۸ . عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

فَقَالَ: أَنْتَ عَتِيقُ اللَّهِ مِنَ النَّارِ، فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

”اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگ سے آزاد ہو۔ پس اُس دن سے آپ ﷺ کا نام ”عتیق“ رکھ دیا گیا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۴۲/۸۹ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ

۴۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر

وعمر رضی اللہ عنہما، ۵/۶۱۶، الرقم: ۳۶۷۹، وابن حبان فی الصحيح،

۵/۲۷۹، الرقم: ۶۸۶۴، والحاکم فی المستدرک، ۲/۴۵۰، الرقم: ۳۵۵۷،

والطبرانی فی المعجم الكبير، ۱/۵۳، والبزار فی المسند، ۶/۱۷۰،

الرقم: ۲۲۱۳۔

۴۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر بن

الخطاب ؓ، ۵/۶۲۲، الرقم: ۳۶۹۴، والحاکم فی المستدرک، ۳/۷۶،

الرقم: ۴۴۴۳، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۰/۱۶۷، الرقم: ۱۰۳۴۳۔

النَّبِيُّ ﷺ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَطْلَعَ أَبُو بَكْرٍ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (ابھی) اہل جنت میں سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر ﷺ نمودار ہوئے، آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۳/۹۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَانِي جِبْرِيلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَابَكْرٍ، أَوْلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا، پھر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت (جنت میں) داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پسند ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی جنت کا وہ دروازہ دیکھتا تو حضور نبی اکرم ﷺ

۴۳: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: الخلفاء، ۴/۲۱۳، الرقم:

۴۶۵۲، والحاكم في المستدرک، ۳/۷۷، الرقم: ۴۴۴۴، والطبرانی في

المعجم الأوسط، ۳/۹۳، الرقم: ۲۵۹۴۔

نے فرمایا: یقیناً تم تو میری اُمت کے پہلے شخص ہو جو جنت میں اُس دروازہ سے داخل ہو گا۔“ اس حدیث کو امام ابو داؤد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۴۴/۹۱ . عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّ اسْمَهُ الَّذِي سَمَاهُ أَهْلُهُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَيْثُ وَوَلَدَ فَعَلَبَ عَلَيْهِ اسْمُ عَتِيقٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُو يَعْلَى وَالطَّبْرَانِيُّ.

”اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے آگ سے آزاد (محفوظ) شخص دیکھنا پسند ہو وہ ابو بکر ﷺ کو دیکھ لے اور آپ ﷺ کا نام ولادت کے وقت آپ کے گھر والوں نے عبد اللہ بن عثمان بن عمرو بن عمرو رکھا تھا، پھر اس پر عتیق کا لقب غالب آ گیا۔“

اس حدیث کو امام حاکم، ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

۴۴ : أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۴/۳، الرقم، ۴۴۰۴، و أبو يعلى في

المسند، ۳۰۲/۸، الرقم: ۴۸۹۹، و الطبرانی في المعجم الكبير، ۵۴/۱،

الرقم: ۱۰۔

۷. فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ ﷺ

﴿ حضرت صدیق اکبر ﷺ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾

۴۵/۹۲ . عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَمَنَ

النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُو بَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام لوگوں

میں سے سب سے زیادہ مجھ پر ابوبکرؓ کا احسان ہے، مال کا بھی اور ہم نشینی کا بھی۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۶/۹۳ . عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمُنْبَرِ

۴۵ : أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ: الصَّلَاةِ، بَابُ: الْخَوْخَةَ وَالْمَمْرُ فِي

الْمَسْجِدِ، ۱/۱۷۷، الرَّقْمُ: ۴۵۴، وَ كِتَابُ: فَضَائِلُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ، بَابُ:

مِنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ ۳/۱۳۳۷، الرَّقْمُ: ۳۴۵۴، وَ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ،

كِتَابُ: فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ، بَابُ: مِنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ ۴/۱۸۵۴، الرَّقْمُ:

۲۳۸۲، وَ التِّرْمِذِيُّ فِي السُّنَنِ، كِتَابُ: الْمَنَاقِبِ، بَابُ: مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ

۵/۶۰۸، الرَّقْمُ: ۳۶۶۰، وَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ۳/۱۸، الرَّقْمُ:

۱۱۱۵۰ - www.MinhajBooks.com

۴۶ : أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ: الصَّلَاةِ، بَابُ: الْخَوْخَةَ وَالْمَمْرُ فِي

الْمَسْجِدِ، ۱/۱۷۷، الرَّقْمُ: ۴۵۴، وَ كِتَابُ: فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ، بَابُ: قَوْلِ

النَّبِيِّ ﷺ، سُدُّوا الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ، ۳/۱۴۱۷، الرَّقْمُ: ۳۶۹۱، وَ

مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ: فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ، بَابُ: مِنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ

الْصِّدِّيقِ، ۴/۱۸۵۴، الرَّقْمُ: ۲۳۸۲، وَ التِّرْمِذِيُّ فِي السُّنَنِ، كِتَابُ: —

فَقَالَ: لَا يُبْقِينَ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةَ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: مسجد میں کسی کی کھڑکی باقی نہ رہنے دی جائے مگر ابوبکرؓ کے گھر کی کھڑکی قائم رکھی جائے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۷/۹۴ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقِّي ثَوْبِي يَسْتَرْخِي، إِلَّا أَنْ أَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خِيَلَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے کپڑے کو تکبر کرتے ہوئے گھسیٹا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر (صدیقؓ) نے عرض کیا۔ میرے کپڑے کا ایک کونہ عموماً لٹک جاتا ہے سوائے اس صورت کے کہ میں اس کی احتیاط کروں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا ازارہ تکبر نہیں کرتے۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

..... المناقب، باب: مناقب أبي بكر الصديق ﷺ، الرقم: ۳۶۶۰۔

۴۷: أخرجہ البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی، باب: من فضائل أبي بكر الصديق، ۳/۱۳۴۰، الرقم: ۳۴۶۵، و فی کتاب: اللباس، باب: من جرّ إزاره من غير خيلاء، ۵/۲۸۱، الرقم: ۵۴۴۷، والنسائي في السنن، کتاب: الزينة، باب: إسبال الإزار، ۸/۲۰۸، الرقم: ۵۳۳۵، و أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۶۷، الرقم: ۵۳۵۱، و ابن حبان في الصحيح، ۱۲/۲۶۱، الرقم: ۵۴۴۴۔

۴۸/۹۵ . عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ فِي خِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَمَنَ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وصال میں (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر انور کپڑے سے لپیٹا ہوا تھا۔ پس آپ ﷺ منبر مبارک پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی پھر فرمایا: اپنی جان و مال (قربان کرنے) کے اعتبار سے ابوبکر ابن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر زیادہ احسان کرنے والا کوئی نہیں۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۴۹/۹۶ . عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، زَوْجَنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى .

۴۸ : أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر فی المسجد، ۱/۱۷۸، الرقم: ۴۵۵، و النسائی فی السنن الكبرى، ۵/۳۵، الرقم: ۸۱۰۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۷۷۰، الرقم: ۲۴۳۲، و ابن حبان فی الصحيح ۱۵/۲۷۵، الرقم: ۶۸۶۰۔

۴۹ : أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علي بن أبي طالب ﷺ، ۵/۶۳۳، الرقم: ۳۷۱۴، وأبو يعلى فی المسند، ۱/۴۱۸، الرقم: ۵۵۰، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۶/۹۵، الرقم: ۵۹۰۶، و ابن أبي عاصم فی السنة، ۲/۵۷۷، الرقم: ۱۲۳۲۔

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رحم فرمائے انہوں نے مجھ سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا، مجھے اٹھا کر دار الجہرت (مدینہ) لے گئے اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کروایا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۵۰/۹۷. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطابؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر انسان۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۵۱/۹۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ، مَا خَلَا أَبَابُكْرَ، فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی کا بھی ہمارے اوپر کوئی ایسا احسان نہیں جس کا ہم نے بدلہ چکا نہ دیا ہو، سوائے ابو بکرؓ

۵۰: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب، ۶۱۸/۵، الرقم: ۳۶۸۴، و الحاکم فی المستدرک، ۹۶/۳، الرقم: ۴۵۰۸۔

۵۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بکر، ۶۰۹/۵، الرقم: ۳۶۶۱۔

صدیق کے۔ بیشک اُن کے ہمارے اوپر احسان ہیں جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چکائے گا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۵۲/۹۹ . عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَبُو قُحَافَةَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَرَاكَ قَوْمًا رِقَابًا ضِعَافًا، فَلَوْ أَنَّكَ إِذْ فَعَلْتَ أَعْتَقْتَ رَجُلًا جَلْدًا يَمْنَعُونَكَ وَيَقُومُونَ ذُنُوكَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا أَبَتِ إِنِّي إِنَّمَا أُرِيدُ مَا أُرِيدُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيهِ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى﴾ [الليل، ۹۲: ۵۰-۲۱]. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے والد) حضرت ابوقحافہ نے حضرت ابوبکر ﷺ سے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور غلاموں کو آزاد کرواتے ہو۔ تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ تندومند اور قومی غلاموں کو آزاد کرواؤ تاکہ وہ تمہاری حفاظت کر سکیں اور تمہاری خاطر لڑ سکیں۔ حضرت ابوبکر ﷺ نے عرض کیا: اے ابا جان میرا مقصد وہ ہے جو ان آیات کا مقصد ہے: ﴿پس جس نے (اپنا مال اللہ کی راہ میں) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اس نے (انفاق و تقویٰ کے ذریعے) اچھائی (یعنی دین حق اور آخرت) کی تصدیق کی تو ہم عنقریب اسے آسانی (یعنی رضائے الہی) کے لئے سہولت فراہم کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور (راہ حق میں مال خرچ کرنے سے) بے پروا رہا اور اس نے (یوں) اچھائی (یعنی دین حق اور آخرت) کو جھٹلایا

۵۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۵۷۲/۲، الرقم، ۳۹۴۲، و أحمد بن

حنبل في فضائل الصحابة، ۹۵/۱، الرقم: ۶۶۔

تو ہم عنقریب اسے سختی (یعنی عذاب کی طرف بڑھنے) کے لئے سہولت فراہم کر دیں گے (تاکہ وہ تیزی سے مستحق عذاب ٹھہرے) اور اس کا مال اس کے کسی کام نہیں آئے گا جب وہ ہلاکت (کے گڑھے) میں گرے گا۔ بیشک راہ (حق) دکھانا ہمارے ذمہ ہے۔ اور بیشک ہم ہی آخرت اور دنیا کے مالک ہیں سو میں نے تمہیں (دوزخ کی) آگ سے ڈرا دیا ہے جو بھڑک رہی ہے جس میں انتہائی بد بخت کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا جس نے (دینِ حق کو) جھٹلایا اور (رسول کی اطاعت سے) منہ پھیر لیا اور اس (آگ) سے اس بڑے پرہیز گار شخص کو بچا لیا جائے گا جو اپنا مال (اللہ کی راہ میں) دیتا ہے کہ (اپنے جان و مال کی) پاکیزگی حاصل کرے اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو۔ مگر (وہ) صرف اپنے ربِ عظیم کی رضا جوئی کے لئے (مال خرچ کر رہا ہے) اور عنقریب وہ (اللہ کی عطا سے اور اللہ اس کی وفا سے) راضی ہو جائے گا۔ ﴿—﴾

اس حدیث کو امام حاکم اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰۰/۵۳. عَنْ أَسَدِ بْنِ زَرَّارَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَالْتَفَتَ النِّفَافَةَ فَلَمْ يَرِ أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَبُو بَكْرٍ! إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ جَبْرِيْلُ الْكَرِيمِ أَخْبَرَنِي أَنَّ خَيْرَ أُمَّتِكَ بَعْدَكَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت اسد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے توجہ فرمائی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھا تو آپ ﷺ نے پکارا: ابوبکر ابوبکر روح القدس جبرائیل رضی اللہ عنہ نے

نے مجھے خبر دی ہے کہ میری اُمت میں سے میرے بعد سب سے بہتر ابوبکر صدیق ﷺ ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۱/۵۴ . عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ ﷻ فِي السَّمَاءِ يَكْرَهُ أَنْ يَخْطَأَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو آسمان پر یہ پسند نہیں کرتا کہ ابوبکر ﷺ سے زمین پر کوئی خطا سرزد ہو۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۲/۵۵ . عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا احْتَضَرَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، انْظُرِي اللَّقْحَةَ الَّتِي كُنَّا نَشْرَبُ مِنْ لَبْنِهَا، وَالْجَفْنَةَ الَّتِي نَصْطَبُخُ فِيهَا، وَالْقَطِيفَةَ الَّتِي كُنَّا نَلْبَسُهَا، فَإِنَّا كُنَّا نَنْتَفِعُ بِذَلِكَ حِينَ كُنَّا فِي أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، فَإِذَا مِتُّ فَارُدِّدِيهِ إِلَى عُمَرَ، فَلَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ أُرْسِلَتْ بِهِ إِلَى عُمَرَ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ ﷺ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، لَقَدْ أَتَعَبْتَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا: جب حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ دودھ دینے والی اونٹنی دیکھ لو جس کا ہم دودھ پیتے تھے اور یہ بڑا برتن جس میں ہم کھانا

۵۴ : أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۶۷/۲۰، الرقم: ۱۲۴۔

۵۵ : أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۶۰/۱، الرقم: ۳۸، والهيشمی في

مجمع الزوائد، ۵/۲۳۱۔

پکاتے تھے اور یہ کبیل چادر جسے ہم اوڑھتے تھے، ہم ان چیزوں سے نفع حاصل کرنے کے مجاز تھے جب تک ہم مسلمانوں کے اُمور میں مصروف رہتے تھے۔ پھر جب میں فوت ہو جاؤں تو یہ سب کچھ حضرت عمرؓ کو لوٹا دینا۔ پھر جب حضرت ابوبکرؓ فوت ہو گئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہ چیزیں حضرت عمرؓ کی طرف بھجوا دیں۔ اُس وقت حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے ابوبکرؓ! اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو، آپ نے اپنے بعد ہر آنے والے کو تھکا دیا ہے (مشکل میں ڈال دیا ہے)۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۶/۱۰۳. عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ: جَاءَ عُمَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ﷺ فَقَالُوا: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عبیدہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عیینہ بن حصنؓ اور اقرع بن حابسؓ، سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: یا خلیفۃ رسول اللہ ﷺ! (اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ)۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵۷/۱۰۴. عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

۵۶: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۸۵/۳، الرقم: ۴۴۷۳، و البيهقي في السنن الكبرى، ۲۰/۷۔

۵۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۱۰/۱، الرقم: ۸۷۹، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲۹۸/۱، الرقم: ۹۹۲۔

”حضرت علی ﷺ نے فرمایا: حضور ﷺ کے بعد اس امت میں سے بہتر ابوبکر ﷺ ہیں۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۸/۱۰۵ . قَالَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّا نَرَى أَبَا بَكْرٍ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّهُ لَصَاحِبُ الْغَارِ، وَثَانِي اثْنَيْنِ، وَ إِنَّا لَنَعْلَمُ بِشَرَفِهِ وَ كِبَرِهِ، وَ لَقَدْ أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ وَ هُوَ حَيٌّ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ الْبَيْهَقِيُّ .

”حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بلاشبہ حضرت ابوبکر خلافت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے غار کے ساتھی ہیں۔ آپ ثانی اثین (یار غار) ہیں اور ہم آپ کے شرف کو اور آپ کے خیر ہونے کو جانتے ہیں۔ بے شک آپ کو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی ظاہری حیات طیبہ میں نماز کی امامت کا حکم دیا تھا۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵۹/۱۰۶ . عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعْرُوفًا بِالتِّجَارَةِ . لَقَدْ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ وَ عِنْدَهُ أَرْبَعُونَ أَلْفَ دِرْهَمٍ . فَكَانَ يُعْتَقُ مِنْهَا، وَ يُقْوِي الْمُسْلِمِينَ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ الْقَدِيرَةَ أَلْفَ دِرْهَمٍ ثَمَّ، كَانَ يَفْعَلُ فِيهَا مَا كَانَ يَفْعَلُ بِمَكَّةَ . رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَ ابْنُ عَسَاكِرَ .

”حضرت زید بن اسلم ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ مشہور

۵۸ : أخرجه الحاکم فی المستدرک، ۷۰/۳، الرقم: ۴۴۲۲، والبیہقی فی السنن الکبری، ۱۰۲/۸۔

۵۹ : أخرجه ابن سعد فی الطبقات الکبری، ۱۷۲/۳، و ابن عساکر فی تاریخ دمشق الکبیر، ۶۸/۳۰۔

تاجر تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو آپ کے پاس چالیس ہزار درہم موجود تھے آپ اس رقم سے غلاموں کو آزاد کرواتے اور مسلمانوں کو تقویت پہنچاتے تھے یہاں تک کہ آپ ہجرت کر کے ہزاروں درہموں کے ساتھ مدینہ طیبہ آ گئے۔ یہاں بھی آپ مکہ معظمہ کی طرح دل کھول کر اسلام پر خرچ کرتے رہے۔“

اس حدیث کو امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۶۰/۱۰۷. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَشُكْرُهُ وَاجِبٌ عَلَى أُمَّتِي. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْخَطِيبُ.

”حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ابو بکر ؓ سے محبت اور ان کا شکر ادا کرنا میری امت پر واجب ہے۔“

اس حدیث کو امام دیلمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۶۱/۱۰۸. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ أَنَا أَمْشِي

أَمَامَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: لِمَ تَمْشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ؟ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ خَيْرٌ مِّمَّنْ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت ابو درداء ؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

مجھے دیکھا کہ میں حضرت ابو بکر ؓ کے آگے آگے چل رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے

فرمایا: تم اُس ہستی کے آگے کیوں چل رہے ہو جو تم سے بہت بہتر ہے؟ بے شک

ابو بکر ؓ ہر اُس شخص سے بہتر ہیں جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔“

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۶۰: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۱/۲، ۴۲، الرقم: ۲۷۲، و الخطيب

في تاريخ بغداد، ۵/۴۵۱۔

۶۱: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۵/۳۵۱۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ:



www.MinhajBooks.com



www.MinhajBooks.com

۱. فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِإِسْلَامِهِ ﷺ

﴿ حضرت عمر فاروق ﷺ کے قبولِ اسلام کا بیان ﴾

۱۰۹/۱. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ، اعِزَّ

الإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

قَالَ: وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو ابو جہل یا عمر بن خطاب دونوں میں سے اپنے ایک پسندیدہ بندے کے ذریعے اسلام کو غلبہ اور عزت عطا فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دونوں میں اللہ کو محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے (جن کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی دعا قبول ہوئی اور آپ مشرف بہ اسلام ہوئے)۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ۶۱۷/۵،

الرقم: ۳۶۸۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۹۵/۲، الرقم: ۵۶۹۶، وابن

حبان فی الصحيح، ۳۰۵/۱۵، الرقم: ۶۸۸۱، والحاکم فی المستدرک،

۵۷۴/۳، الرقم: ۶۱۲۹، والبیہقی فی المسند، ۵۷/۶، الرقم: ۲۱۱۹، وعبد بن

حمید فی المسند، ۲۴۵/۱، الرقم: ۷۵۹۔

۲/۱۱۰. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَقَدْ اسْتَبَشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے ایمان لائے تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے محمد ﷺ! تحقیق اہل آسمان نے حضرت عمرؓ کے اسلام لانے پر خوشی منائی ہے (اور مبارکبادیں دی ہیں)۔“
اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳/۱۱۱. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ ﷺ قَالَ الْمُشْرِكُونَ: الْيَوْمَ قَدْ انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے کہا آج کے دن ہماری قوم دو حصوں میں بٹ گئی ہے (اور آدھی رہ گئی ہے)۔“

۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل عمر، ۳۸/۱، الرقم: ۱۰۳، وابن حبان في الصحيح، ۳۰۷/۱۵، الرقم: ۶۸۸۳، والحاكم في المستدرک، ۹۰/۳، الرقم: ۴۴۹۱، والطبرانی في المعجم الكبير، ۸۰/۱۱، الرقم: ۱۱۱۰۹، و الهيثمي في موارد الضمان، ۵۳۵/۱، الرقم: ۲۱۸۲۔

۳: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۹۱/۳، الرقم: ۴۴۹۴، والطبرانی في المعجم الكبير، ۲۵۵/۱۱، الرقم: ۱۱۶۵۹، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲۴۸/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۶۲/۹۔

اس حدیث کو امام حاکم، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۴/۱۱۲ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَرَبَ صَدْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِيَدِهِ حِينَ أَسْلَمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ، أَخْرِجْ مَا فِي صَدْرِهِ مِنْ غُلٍّ وَأَبْدِلْهُ إِيْمَانًا. يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ الطَّبْرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ مُسْتَقِيمٌ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کے سینے پر تین دفعہ اپنا دست اقدس مارا اور آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے اے اللہ! عمر کے سینے میں جو غل (سابقہ عداوت کا اثر) ہے اس کو نکال دے اور اس کی جگہ ایمان ڈال دے۔ آپ ﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۵/۱۱۳ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنْ كَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ

۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۹۱/۳، الرقم: ۴۴۹۲، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۲۰/۲، الرقم: ۱۰۹۶، وفي المعجم الكبير، ۳۰۵/۱۲، الرقم: ۱۳۱۹۱، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۶۵/۹۔

۵: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۶۵/۹، الرقم: ۸۸۲۰، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۶۲/۹۔

لَفَتْحًا، وَإِمَارَتُهُ لِرَحْمَةٍ وَاللَّهِ مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ بِالْبَيْتِ حَتَّى أَسْلَمَ
عُمَرُ، فَلَمَّا أَسْلَمَ قَابَلَهُمْ حَتَّى دَعُونَا فَصَلَّيْنَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ بیشک حضرت عمرؓ کا قبول اسلام (ہمارے لئے) ایک فتح تھی اور ان کی امارت ایک رحمت تھی، خدا کی قسم ہم بیت اللہ میں نماز پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمرؓ اسلام لائے۔ پس جب وہ اسلام لائے تو آپ نے مشرکین مکہ کا سامنا کیا یہاں تک کہ انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا تب ہم نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔



www.MinhajBooks.com

۲. فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ ﷺ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿بارگاہ رسالت ﷺ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ﴾

۶/۱۱۴ . عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَ مَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ ﷺ فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرِحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ، وَ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ، وَ إِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی صحابی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ وہ صحابی عرض گزار ہوا: میرے پاس تو کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں آخرت میں اسی کی معیت

۶: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ۳/۱۳۴۹، الرقم: ۳۴۸۵، و مسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والأدب، باب: المرء مع من أحب، ۴/۲۰۳۲، الرقم: ۲۶۳۹، و أحمد بن حنبل فى المسند، ۳/۲۲۷، الرقم: ۱۳۳۹۵، و أبو يعلى فى المسند، ۶/۱۸۰، الرقم: ۳۴۶۵، و عبد بن حميد فى المسند، ۱/۳۹۷، الرقم: ۱۳۳۹، و المنذرى فى الترغيب و التهيب، ۴/۱۴، الرقم: ۴۵۹۴

اور سنگت نصیب ہوگی جس سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی خبر نے اتنا خوش نہیں کیا جتنا حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان نے کیا کہ ”تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہوں اور ابو بکر و عمر سے بھی لہذا امیدوار ہوں کہ ان کی محبت کے باعث ان حضرات کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷/۱۱۵. عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَفَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُسْتَنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ، قَالَ: فَلَمْ يُرْعِنِي إِلَّا بَرَجْلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي. فَالْتَفْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ. فَتَرَحَّمْ عَلَيَّ عُمَرُ وَقَالَ: مَا خَلَفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ، مِنْكَ. وَإِيْمُ اللَّهِ، إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبِيكَ وَذَاكَ، أَنِّي كُنْتُ أَكْثَرَ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ جِئْتُ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ، وَ دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ خَرَجْتُ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ. فَإِنْ كُنْتُ لَأَرَجُو، أَوْ لَأَظُنُّ، أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

www.MinhajBooks.com

۷: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ۳/۱۳۴۸، الرقم: ۳۴۸۲، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۴/۱۸۵۸، الرقم: ۲۳۸۹، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۱۱۲، الرقم: ۸۹۸، و الحاكم فی المستدرک، ۳/۷۱، الرقم: ۴۴۲۷۔

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن الخطاب ؓ کا جنازہ تخت پر رکھا گیا تو لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے، وہ ان کے حق میں دعا کرتے، تحسین آمیز کلمات کہتے اور جنازہ اٹھائے جانے سے بھی پہلے ان پر صلوة (یعنی دعا) پڑھ رہے تھے، میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا، اچانک ایک شخص نے پیچھے سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، میں نے گھبرا کر مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت علی ؓ تھے، انہوں نے حضرت عمر ؓ کے لیے رحمت کی دعا کی اور کہا (اے عمر!) آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جس کے کیے ہوئے اعمال کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند ہو بخدا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا درجہ آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ کر دے گا، کیونکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے بہ کثرت یہ سنتا تھا، ”میں اور ابو بکر و عمر آئے، میں اور ابو بکر و عمر داخل ہوئے، میں اور ابو بکر و عمر نکلے“ اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو (اسی طرح) آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ رکھے گا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۱۱۶/۸. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن ہشام ؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمر ؓ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔“

۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ۱۳۵۱/۳، الرقم: ۳۴۹۱، و فی کتاب: الإستبذان، باب: المصافحة، ۲۳۱۱/۵، الرقم: ۵۹۰۹، و ابن حبان فی الصحيح، ۳۵۵/۱۶، الرقم: ۷۳۵۶، و البيهقي في شعب الإيمان، ۱۳۲/۲، الرقم: ۱۳۸۲۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۹/۱۱۷. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کو مخاطب کر کے فرمایا: اے حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین انسان! یہ سن کر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ اگر تم نے یہ کہا ہے تو میں نے بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمر سے بہتر کسی آدمی پر ابھی تک سورج طلوع نہیں ہوا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۱۱۸. عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ أَيُّ أَحْيٍ: أَشْرِكُنَا فِي دُعَائِكَ وَلَا تَسْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ۶۱۸/۵، الرقم: ۳۶۸۴، و المستدرک، ۳: ۹۶، الرقم: ۴۵۰۸۔

۱۰: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات، باب: فی دعاء النبی ﷺ، ۵۵۹/۵، الرقم: ۳۵۶۲۔ و ابن ماجه فی السنن، کتاب: المناسک، باب: فضل دعاء الحاج، ۹۶۶/۲، الرقم: ۲۸۹۴، و البيهقي فی شعب الإيمان، ۵۰۲/۶، الرقم: ۹۰۵۹۔

”حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عمرہ کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں شریک رکھنا اور ہمیں نہیں بھولنا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱/۱۱۹. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى عَلِيَّ بْنَ عُمَرَ قَمِيصًا أَبْيَضَ فَقَالَ ثَوْبُكَ هَذَا غَسِيلٌ أَمْ جَدِيدٌ؟ قَالَ: لَا. بَلْ غَسِيلٌ: قَالَ: الْبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيدًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرؓ کو سفید قمیص زیب تن کئے ہوئے دیکھا تو دریافت فرمایا: (اے عمر) تمہارا یہ قمیص نیا ہے یا پرانا، حضرت عمرؓ نے جواب دیا: یہ پرانا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ کرے) تم ہمیشہ نیا لباس پہنو اور پرسکون زندگی بسر کرو اور تمہیں شہادت کی موت نصیب ہو۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۲۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ

۱۱: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: اللباس، باب: ما يقول الرجل إذا لبس ثوبًا جديدًا، ۱۱۷۸/۲، الرقم: ۳۵۵۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۸۸/۲، الرقم: ۵۶۲۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۸۳/۱۲، الرقم: ۱۳۱۲۷، وأبو يعلى في المسند، ۴۰۲/۹، الرقم: ۵۵۴۵۔

۱۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۳۶/۴، والحاكم في المستدرک، ۵۱۶/۳، الرقم: ۵۹۲۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۰۲/۱، الرقم: ۳۱۷، والبزار في المسند، ۳۸۴/۸، الرقم: ۳۴۵۹۔

أَخَذُ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ فَقَالَ: وَاللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ قَالَ: فَأَنْتَ الْآنَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْآنَ يَا عُمَرُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن ہشام ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمر ﷺ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں سوائے میری جان کے۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کی جان سے بڑھ کر محبوب نہیں ہو جاتا۔ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب آپ مجھے میری جان سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اب تمہارا ایمان کامل ہو گیا ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳. فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ

﴿فرمان رسول ﷺ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا﴾

۱۳/۱۲۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَقَدْ كَانَ
فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدِّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ
كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلِّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ،
فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔“
”اور ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام فرماتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر ان جیسا میری امت کے اندر کوئی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔“

۱۳: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ۳/۱۳۴۹، الرقم: ۳۴۸۶، وفي کتاب: الأنبياء، باب: أم حسبت أن أصحاب الكهف والرقيم، ۳/۱۲۷۹، الرقم: ۲۳۸۲، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۵۸۳، الرقم: ۱۲۶۱۔

۱۴/۱۲۲. عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأَمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ، فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: تَفْسِيرُ مُحَدَّثُونَ مُلْهُمُونَ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ تم سے پہلی امتوں میں محدثون ہوتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی محدث ان میں سے ہے تو وہ عمر بن الخطاب ہے، ابن وہب نے کہا محدث اس شخص کو کہتے ہیں جس پر الہام کیا جاتا ہو۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۱۲۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ مَضَى رَجَالٌ يَتَحَدَّثُونَ بُبُوَةً. فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ مِنْهُمْ فَعَمْرُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سابقہ امتوں میں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے تھے جو نبوت کی سی باتیں کرتے تھے اور اگر میری امت میں ایسا کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

- ۱۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۱۸۶۴/۴، الرقم: ۲۳۹۸، و الترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عمر بن الخطاب، ۶۲۲/۵، الرقم: ۳۶۹۳، و ابن حبان في الصحيح، ۳۱۷/۱۵، الرقم: ۶۸۹۴، و الحاكم في المستدرک، ۹۲/۳، الرقم: ۴۴۹۹، و النسائي في السنن الكبرى، ۳۹/۵، الرقم: ۸۱۱۹۔
- ۱۵: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۵۴/۶، الرقم: ۳۱۹۷۲۔

۴. فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ

يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ

﴿فرمانِ رسولِ ﷺ: بے شک شیطان عمر کے سائے سے

بھی بھاگتا ہے﴾

۱۶/۱۲۴. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمَنَّهُ وَيَسْتَكْثِرُنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ. فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ. فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي! فَلَمَّا سَمِعَنَ

۱۶: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر

بن الخطاب، ۳/۱۳۴۷، الرقم: ۳۴۸۰، و فى كتاب: بدء الخلق، باب:

صفة إبليس و جنوده، ۳/۱۱۹۹، الرقم: ۳۱۲۰، و مسلم فى الصحيح،

كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۴/۱۸۶۳، الرقم:

۲۳۹۶، و النسائى فى السنن الكبرى، ۵/۴۱، الرقم: ۸۱۳۰، وأحمد بن

حنبل فى المسند، ۱/۱۷۱، الرقم: ۱۴۷۲، و الطبرانى فى المعجم

الأوسط، ۸/۳۳۲، الرقم: ۸۷۸۳، و أبويعلی فى المسند، ۲/۱۳۲،

الرقم: ۸۱۰-

صَوْتِكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهْبَنَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: يَا عَدَوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ: أَتَهْبَنِي وَ لَا تَهْبَنَ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ! فَقُلْنَ: نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ: إِيهَا يَا ابْنَ الْحَطَّابِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيكَ الشَّيْطَانُ
 سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے حضور

نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اس وقت آپ ﷺ کے پاس
 قریش کی کچھ عورتیں خوب اونچی آواز سے گفتگو کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر بن
 خطابؓ نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں۔ اس
 پر حضور نبی اکرم ﷺ مسکرانے لگے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ
 آپ کے دندان مبارک کو تبسم ریز رکھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان عورتوں پر
 حیران ہوں جو میرے پاس تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں چھپ
 گئیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ زیادہ حق دار ہیں کہ یہ آپ
 سے ڈریں پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو
 اور حضور نبی اکرم ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟ عورتوں نے جواب دیا: ہاں! آپ حضور نبی
 اکرم ﷺ کے مقابلہ میں سخت گیر اور سخت دل ہیں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے
 ابن خطاب! اس بات کو چھوڑو۔ تم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان
 ہے! جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا
 راستہ اختیار کر لیتا ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۷/۱۲۵. عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَدَّكَ اللَّهُ سَالِمًا أَنْ أُضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالذُّفِّ وَ أَتَغْنَى، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ كُنْتُ نَذَرْتُ فَأُضْرِبِي وَإِلَّا فَلَا. فَجَعَلْتُ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الذُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ لِيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ، إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ، فَلَمَّا دَخَلَتْ أَنْتَ يَا عُمَرُ، أَلْقَتِ الذُّفَّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ کسی جہاد سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام باندی حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت واپس لائے تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی تھی تو بجالو ورنہ نہیں۔ اس نے دف بجانا شروع کیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آگئے وہ بجاتی رہی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے پر بھی وہ دف بجاتی رہی۔ لیکن اس کے بعد

۱۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ۶۲۰/۵، الرقم: ۳۶۹۰، و الحکیم الترمذی فی نوادر الأصول فی أحادیث الرسول، ۱/۲۳۰، و العسقلانی فی فتح الباری، ۱۱/۵۸۸۔

حضرت عمرؓ داخل ہوئے تو وہ دف کو نیچے رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تم سے شیطان بھی ڈرتا ہے کیونکہ میں موجود تھا اور یہ دف بجا رہی تھی پھر ابوبکر، علی اور عثمان (یکے بعد دیگرے) آئے۔ تب بھی یہ بجاتی رہی لیکن جب تم آئے تو اس نے دف بجانا بند کر دیا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸/۱۲۶ . عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَعَطًا وَصَوْتَ صَبِيَانٍ. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصَّبِيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، تَعَالِي فَأَنْظُرِي فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لِحْيِي عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ لِي: أَمَا شَبِعْتَ، أَمَا شَبِعْتَ. قَالَتْ: فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ، إِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ: فَأَرَفَضَ النَّاسُ عَنْهَا. قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوا مِنْ عُمَرَ. قَالَتْ: فَرَجَعْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اتنے میں ہم نے شور وغل اور بچوں کی آواز سنی۔ آپ ﷺ کھڑے

۱۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ۶۲۱/۵، الرقم: ۳۶۹۱، و النسائی فی السنن الكبرى، ۳۰۹/۵، الرقم: ۸۹۵۷، و العسقلانی فی فتح الباری، ۴۴۴/۲، و إبراهيم حسینی فی بیان والتعریف، ۲۸۲/۱، و المناوی فی فیض القدير، ۱۲/۳۔

ہوئے تو دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچ رہی ہے اور بچے اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ آؤ دیکھو! میں گئی اور ٹھوڑی حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک کندھے پر رکھ کر آپ ﷺ کے کندھے اور سر کے درمیان سے دیکھنے لگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا جی نہیں بھرا؟ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آپ ﷺ کے نزدیک میری کیا قدر و منزلت ہے؟ لہذا میں نے عرض کیا: ”نہیں“ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگئے اور انہیں دیکھتے ہی سب لوگ بھاگ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ شیاطین جن وانس عمر کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے، پھر میں لوٹ آئی۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹/۱۲۷ . عَنْ سُدَيْسَةَ مَوْلَاةِ حَفْصَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَمْ يَلْقَ عُمَرَ مُنْذُ أُسْلِمَ إِلَّا خَرَّ لَوَجْهِهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت سدیسہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ ہیں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جب سے عمر نے اسلام قبول کیا ہے شیطان ان کے سامنے سے گزرتا ہے تو اپنا سر جھکا لیتا ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۹: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳۰۵/۲۴، الرقم: ۷۷۴، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۸۰/۲، الرقم: ۳۶۹۳، و لهيتمي في مجمع الزوائد، ۷۰/۹، و المنلوی فی فیض القدیر، ۳۵۲/۲۔

۵. فَصْلٌ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ بِالْجَنَّةِ

﴿حضور ﷺ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دینا﴾

۲۰/۱۲۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: أَعْزَمَ عَلَيْكَ أَعَارُ يَارَسُولَ اللَّهِ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں پایا وہاں میں نے ایک محل کے کونے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ جواب ملا عمر کا۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آگئی۔ اس لئے میں لٹے پاؤں لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لگے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر بھی غیرت کر سکتا ہوں؟“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۰: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ۳/۱۳۶۶، الرقم: ۳۴۷۷، و فی کتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في صفة الجنة، ۳/۱۱۸۵، الرقم: ۳۰۷۰، و فی کتاب: النکاح، باب: الغيرة، ۵/۲۰۰۴، الرقم: ۴۹۲۹، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۴/۱۸۶۳، الرقم: ۲۳۹۵، و النسائي في السنن الكبرى، ۵/۴۱، الرقم: ۸۱۲۹، و ابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳۱۱، الرقم: ۶۸۸۸۔

۲۱/۱۲۹ . عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَارَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ، أَوْ عَلَيْكَ يُغَارُ؟ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا میں نے وہاں ایک گھر یا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ حاضرین نے کہا یہ عمر بن الخطاب کا محل ہے میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا پھر مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ پر بھی غیرت کی جاسکتی ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۱۳۰ . عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِي نَفَرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ الْحَدِيثُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

۲۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل

www.MinhajBooks.com، عمر، ۱۸۶۲/۴، الرقم: ۲۳۹۴۔

۲۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب عبدالرحمن بن

عوف، ۶۴۸/۵، الرقم: ۳۷۴۸، و النسائي في السنن الكبرى، ۵/۵۶،

الرقم: ۸۱۹۵، و في فضائل الصحابة، ۲۸/۱، الرقم: ۹۲، والحاكم في

المستدرک، ۴۹۸/۳، الرقم: ۵۸۵۸، وابن أبي شيبة في المصنف،

الرقم: ۳۵۰/۶۔ ۳۱۹۴۶۔

”حضرت عبد الرحمن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں اسے یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں: ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں اور علی جنتی ہیں، آگے طویل حدیث ہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۱۳۱ . عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ: أَنَّهُ قَالَ: اشْهَدُ عَلَى التَّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آتَمَّ. قِيلَ وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءَ فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءَ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ. قِيلَ وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قِيلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نو آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں آدمی کے بارے میں بھی گواہی دوں تو گناہ گار نہ ہوں گا۔ پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا: ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوہ حراء پر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حراء ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہی تو ہیں۔ پوچھا گیا وہ کون تھے؟ فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت

۲۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ: ۶۵۱/۵، الرقم: ۳۷۵۷، والنسائی فی السنن الكبرى، ۵۵/۵، الرقم: ۸۱۹۰، والحاکم فی المستدرک، ۵۰۹/۳، الرقم: ۵۸۹۸۔

ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمن بن عوف ﷺ پوچھا گیا سوواں کون تھا؟ فرمایا: میں تھا۔“
اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴/۱۳۲ . عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ ، وَأَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ ، وَأَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ ، فَيَدْخِلُهُ الْجَنَّةَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَالْحَاكِمُ .

”حضرت ابی بن کعب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حق تعالیٰ سب سے پہلے جس شخص سے مصافحہ فرمائے گا وہ عمر ہے اور سب سے پہلے جس شخص پر سلام بھیجے گا اور سب سے پہلے جس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل فرمائے گا وہ عمر ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۱۳۳ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِأَصْحَابِهِ ذَاتِ يَوْمٍ : مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً ؟ قَالَ عُمَرُ : أَنَا . قَالَ : مَنْ عَادَ مِنْكُمْ مَرِيضًا ؟ قَالَ عُمَرُ : أَنَا . قَالَ : مَنْ تَصَدَّقَ ؟ قَالَ عُمَرُ : أَنَا .

۲۴ : أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل عمر، ۱/۳۹، الرقم: ۱۰۴، و الحاکم في المستدرک، ۳/۹۰، الرقم: ۴۴۸۹، و الطبرانی في المعجم الأوسط ، ۵/۳۶۹، الرقم: ۵۵۸۴، و الدیلمی في مسند الفردوس، ۱/۲۵، الرقم: ۳۶۔

۲۵ : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۱۸، الرقم: ۱۲۲۰۲، و ابن أبي شیبة في المصنف، ۲/۴۴۴، الرقم: ۱۰۸۴۴، و الهیثمی في مجمع الزوائد، ۳/۱۶۳۔

قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: وَجَبْتُ، وَجَبْتُ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ نے کہا کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ سے پوچھا: آج کس نے جنازہ پڑھا ہے؟ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آج کس نے کسی مریض کی تیمارداری کی ہے؟ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: آج کس نے صدقہ کیا ہے؟ حضرت عمر ﷺ نے عرض گزار ہوئے: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آج کون روزے سے رہا؟ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا (عمر کے لئے جنت) واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۱۳۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ سَرَّاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالدَّبْلَمِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عمر بن خطاب اہل جنت کا چراغ ہے۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

۲۶: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۳۳۳/۶، والديلمي في مسند الفردوس، ۵۵/۳، الرقم: ۴۱۴۶، والهشمي في مجمع الزوائد، ۷۴/۹۔

۶. فَصْلٌ فِيْمَا وَرَدَ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِنْ

مُؤَافَقَتِهِ ﷺ لِلْوَحْيِ

﴿ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق نزولِ وحی الہی کا بیان ﴾

۲۷/۱۳۵. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي لَمَّا تُوِّفِي

جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أَكْفِنُهُ

فِيهِ وَصَلَّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَمِيصَهُ فَقَالَ: آذِنِي

أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأَذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَلَيْسَ

۲۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الكفن في القميص

الذي يكف أولًا يكف، ۱/۴۲۷، الرقم: ۱۲۱۰، وفي كتاب تفسير

القرآن، باب: قوله: استغفر لهم أولًا تستغفر لهم إن تستغفر لهم سبعين مرة،

۴/۱۷۱۵، الرقم: ۴۳۹۳، ۴۳۹۵، وفي كتاب: اللباس، باب: لبس

القميص، ۵/۲۱۸۴، الرقم: ۵۴۶۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل

الصحابة، باب: من فضائل عمر رضی اللہ عنہ، ۴/۱۸۶۵، الرقم: ۲۴۰۰، وفي

كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، ۴/۲۱۴۱، الرقم: ۲۷۷۴، و

الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ومن

سورة التوبة، ۵/۲۷۹، الرقم: ۳۰۹۸، وقال: هذا حديث حسن صحيح،

والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: القميص في الكفن، ۴/۳۶،

الرقم: ۱۹۰۰، وابن ماجه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في الصلاة على

أهل القبلة، ۱/۴۸۷، الرقم: ۱۵۲۳-۱۵۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند،

۱/۱۶، الرقم: ۹۵، وابن حبان في الصحيح، ۷/۴۴۷، الرقم: ۳۱۷۵-

اللَّهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ؟ فَقَالَ: أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ قَالَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ﴾، [التوبة، ۹: ۸۰]، فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾ [التوبة، ۹: ۸۴]. وفي رواية زاد: قَالَ: فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن اُبی فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھے اپنی قمیص مبارک عطا فرمائیں کہ اس کا میں اپنے باپ کو کفن پہنا سکوں اور اس پر نماز جنازہ بھی پڑھیں اور اس کے لئے دعائے مغفرت بھی فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی قمیص عطا فرما دی اور فرمایا کہ مجھے اطلاع کر دینا تاکہ میں اس پر نماز جنازہ پڑھوں سو آپ ﷺ کو اطلاع دے دی گئی۔ جب آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو روکا اور عرض گزار ہوئے: اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اُن کے لئے دعائے مغفرت کریں یا نہ کریں اگر آپ ستر مرتبہ اُن کے لئے دعائے مغفرت کریں تب بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا“ سو پس آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی: ”اُن میں سے کسی پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ ہی کسی کی قبر پر کھڑے ہونا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: ۲۸/۱۳۶.

۲۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في القبلة

— ۱۵۷/۱، الرقم: ۳۹۳، وفي كتاب: التفسير، باب: وقوله: واتخذوا من —

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ وَآيَةُ الْحِجَابِ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَكَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَإِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ الْبُرِّ وَالْفَاجِرُ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ﴾ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کاش! ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا سکتے تو حکم نازل ہوتا۔ اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور پردے کی آیت، میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ ازواجِ مطہرات کو پردے کا حکم فرمائیں کیونکہ ان سے نیک اور بد ہر قسم کے لوگ کلام کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی اور حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات نے رشک کے باعث آپ ﷺ پر دباؤ ڈالا تو میں نے ان سے کہا: ”اگر وہ آپ کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں اور بیویاں عطا فرما دے جو اسلام میں آپ سے بہتر ہوں۔“ تو یہی آیت نازل ہوئی۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۹/۱۳۷. عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ:

..... مقام ابراہیم مصلی، ۴/۱۶۲۹، الرقم: ۴۲۱۳، و ابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳۱۹، الرقم: ۶۸۹۶، و أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۳، الرقم: ۱۵۷، و سعید بن منصور في السنن، ۲/۶۰۷، الرقم: ۲۱۵۔

۲۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۴/۱۸۶۵، الرقم: ۲۳۹۹، و الطبرانی في المعجم الأوسط، ۶/۹۲، ۹۳، —

فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ، وَفِي الْحَجَابِ، وَفِي أَسَارَى بَدْرٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے رب نے تین امور میں میری موافقت فرمائی: مقام ابراہیم میں (وجوبِ حجاب میں اور بدر کے قیدیوں میں) (تین کا ذکر شہرت کے اعتبار سے ہے ورنہ ان آیات کی تعداد زیادہ ہے)۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۰/۱۳۸. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ (وَفِي رِوَايَةٍ: وَضَعَ الْحَقَّ) عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوا فِيهِ: وَقَالَ فِيهِ عُمَرُ أَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيهِ، (شَكَّ خَارِجَةً) إِلَّا نَزَلَ فِيهِ الْقُرْآنُ عَلَى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

..... الرقم: ۵۸۹۶، و ابن أبي عاصم في السنة، ۵۸۶/۲، الرقم: ۱۲۷۶۔

۳۰: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب:

في مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ۶۱۷/۵، الرقم: ۳۶۸۲، وأبو داود في

السنن، كتاب: الخراج والإمارة والفيء، باب: في تدوين العطاء،

الرقم: ۱۳۸/۳، ۲۹۶۱، ۲۹۶۲، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب:

في فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ۴۰/۱، الرقم: ۱۰۸، وأحمد بن

حنبل في المسند، ۵۳/۲، الرقم: ۵۱۴۵، وابن حبان في الصحيح،

۳۱۲/۱۵، الرقم: ۶۸۸۹، والحاكم في المستدرک، ۹۳/۳، الرقم: ۴۵۰۱،

والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۹۵/۶، الرقم: ۱۲۵۰۳۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر جاری کر دیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کبھی لوگوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور لوگوں نے اس میں بات کی اور حضرت عمر ؓ نے بھی اس مسئلہ پر کچھ کہا تو قرآن حکیم عمر فاروق ؓ کے قول کے موافق نازل ہوا۔“

اسے امام ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۱/۱۳۹ . عَنْ عُمَرَوِ بْنِ شُرَجِيلِ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّهُ قَالَ: اللَّهُمَّ، بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شَفَاءٍ فَنَزَلَتْ النَّبِيُّ فِي الْبَقْرَةِ: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ [البقرة، ۲: ۲۱۹]، فَدَعِيَ عُمَرُ فَقَرَأَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شَفَاءٍ فَنَزَلَتْ النَّبِيُّ فِي النَّسَاءِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى﴾ [النساء، ۴: ۴۳]، فَدَعِيَ عُمَرُ فَقَرَأَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شَفَاءٍ فَنَزَلَتْ النَّبِيُّ فِي الْمَائِدَةِ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ

۳۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ، باب: ومن سورة المائدة، ۲۵۳/۵، الرقم: ۳۰۴۹، وأبو داؤد فی السنن، کتاب: الأشربة، باب: فی تحریم الخمر، ۳۲۵/۳، الرقم: ۳۶۷۰، والنسائی فی السنن، کتاب: الأشربة، باب: تحریم الخمر، ۲۸۶/۸، الرقم: ۵۵۴۰، وفي السنن الكبرى، ۲۰۲/۳، الرقم: ۵۰۴۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵۳/۱، الرقم: ۳۷۸، والحاكم فی المستدرک، ۳۰۵/۲، الرقم: ۳۱۰۱، الرقم: ۱۵۹/۴، الرقم: ۷۲۲۴، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱۲۵/۲، الرقم: ۱۴۶۴، والبيهقي فی السنن الكبرى، ۲۸۵/۸۔

يُوقِعَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْحَمْرِ وَالْمَيْسِرِ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ﴾، [المائدة، ۵: ۹۱]، فُدْعِي عُمَرَ فَقَرَعَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ: انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا أَصَحُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عمرو بن شریل ابو میسرہ، عمر بن خطاب ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے لئے شافی و کافی حکم نازل فرما، تو وہ آیت اتری جو سورہ بقرہ میں ہے: ”آپ سے شراب اور جوئے کی نسبت سوال کرتے ہیں۔“ پس حضرت عمر ﷺ کو بلایا گیا اور اس آیت کی تلاوت کی گئی، انہوں نے پھر کہا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے لئے شافی و کافی حکم نازل فرما، تو وہ آیت اتری جو سورہ النساء میں ہے: ”اے ایمان والو! تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔“ پس حضرت عمر ﷺ کو بلایا گیا اور ان پر یہ آیت پڑھی گئی آپ ﷺ نے پھر کہا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے شافی و کافی حکم نازل فرما، پھر وہ آیت نازل ہوئی جو سورہ مائدہ میں ہے: ”شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور کینہ ڈلوادے اور تمہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے۔ کیا تم (ان شرانگیز باتوں سے) باز آؤ گے؟“ پس حضرت عمر ﷺ کو بلایا گیا اور ان پر یہ آیت تلاوت کی گئی تو وہ کہنے لگے (اے اللہ!) ہم باز آ گئے ہم باز آ گئے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور امام حاکم کہتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۳۲/۱۴۰. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ فِي رِوَايَةِ طَوِيلَةَ: قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ

۳۲: أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ۵/۲۴۶، الرَّقْمُ: ۲۲۱۷۷، وَالْحَاكِمُ —

قَدْ أَصَابَ مِنَ النَّسَاءِ مِنْ جَارِيَةٍ أَوْ مِنْ حُرَّةٍ بَعْدَ مَا نَامَ وَآتَى النَّبِيَّ ﷺ
 فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﷻ: ﴿أَحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى
 نِسَائِكُمْ ط﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ثُمَّ أَتَمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾، [البقرة، ۲: ۱۸۷].
 رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ نے سو کر اٹھنے کے بعد اپنی بیویوں، لونڈی یا آزاد عورت میں سے کسی کے ساتھ
 شب باسی کی اور پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر یہ بیان بھی کر دیا
 تو اللہ ﷻ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں
 کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔“ اللہ تعالیٰ کے اس قول تک ”پھر روزہ رات (کی آمد)
 تک پورا کرو۔“

اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا نیز امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی
 سند صحیح ہے۔

۳۳/۱۴۱. عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا كَانَ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا فِي
 أُمَّتِهِ مُعَلِّمٌ أَوْ مُعَلِّمَانِ وَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ

..... في المستدرک، ۳۰۱/۲، الرقم: ۳۰۸۵، وابن کثیر في تفسیر القرآن
 العظیم، ۲۱۵/۱، والعظیم آبادی في عون المعبود، ۱۴۱/۲۔

۳۳: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ۵۸۳/۲، الرقم: ۱۲۶۲، والطبرانی في
 المعجم الأوسط، ۶۶/۹، الرقم: ۹۱۳۷، وابن سعد في الطبقات،
 ۳۳۵/۲، وابن عساکر في تاریخ دمشق الكبير، ۹۵/۴۴، والهيشمي في
 مجمع الزوائد، ۶۷/۹۔

الْحَطَّابِ. إِنَّ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِهِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی نبی بھی ایسا نہیں گزرا جس کی امت میں ایک یا دو معلم (لوگوں کو احکام شریعت سکھانے والے) نہ ہوں اور اگر ان میں سے میری امت میں کوئی ہو تو وہ عمر بن خطاب ہے۔ بے شک حق عمر کی زبان اور دل پر بولتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور الفاظ امام طبرانی کے ہیں۔

۳۴/۱۴۲. عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ إِذَا رَأَى الرَّأْيَ نَزَلَ بِهِ الْقُرْآنُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی رائے دیتے تو اس کے مطابق قرآن نازل ہوتا۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۵/۱۴۳. عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَلِيٍّ قَوْلُ عُمَرَ قَدْ أُلْقِيَ فِي رَوْعِي أَنْكُمْ إِذَا لَقَيْتُمُ الْعُدُوَّ هَزَمْتُمُوهُمْ فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا كُنَّا نَبْعُدُ أَنْ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ بِلِسَانِ عُمَرَ وَأَنَّ فِي الْقُرْآنِ لِرَأْيَا مِنْ رَأْيِ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَ السِّيُوطِيُّ.

۳۴: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳/۵۴، الرقم: ۳۱۹۸۰۔

۳۵: أخرجه ابن عساکر في تاريخ دمشق الكبير، ۹۵/۴۴، والسيوطي في

تاريخ الخلفاء، ۱/۱۲۲۔

”امام شعمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے ہاں حضرت عمرؓ کا یہ قول کہ ”البتہ میرے دل میں یہ القاء کیا گیا ہے کہ جب تمہارا سامنا تمہارے دشمن سے ہوگا تو تم اسے شکست دے دو گے۔“ بیان کیا گیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا: ہم اس چیز کو محال نہیں سمجھتے تھے کہ بے شک حضرت سیکندہ عمر کی زبان سے بولتا ہے اور بے شک قرآن میں ضرور بالضرور حضرت عمر کی آراء میں سے بعض ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابن عساکر اور امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۳۶/۱۴۴. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

وَأَفَقْتُ رَبِّي فِي أَرْبَعِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ

مِنْ طِينٍ﴾، [المؤمنون، ۲۳: ۱۲]، قُلْتُ أَنَا: فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ.

فَنَزَلَتْ: ﴿فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ﴾، [المؤمنون، ۲۳: ۱۴].

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالْقُرْطُبِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: چار چیزوں میں میرے رب نے میری موافقت میں آیات اتاریں (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) جب یہ آیت مبارکہ ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ﴾ اور تحقیق ہم نے انسان کی تخلیق (کی ابتداء) مٹی (کے کیمیائی اجزاء) کے خلاصہ سے فرمائی، نازل ہوئی تو میں نے کہا: پس اللہ تعالیٰ برکت والا ہے جو سب سے بہتر خلقت کرنے والا ہے تو

۳۶: أخرجه القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱۱۲/۲، ۲۲۷/۱۴، وابن

كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲۴۲/۳، والسيوطي في الدر المنثور،

۹۴/۶، وقال: أخرجه الطيالسي، وابن أبي حاتم وابن مردويه و ابن

عساکر، وفي الإتيقان، ۱۰۱/۱، وفي لباب النقول، ۱۵۱/۱، وفي تاريخ

الخلفاء، ۱۲۳/۱، وأبو السعود في إرشاد العقل السليم، ۱۲۷/۶۔

یہ اس کی موافقت میں یہ آیت نازل ہوئی: ”پھر (اس) اللہ نے (اسے) بڑھا (کر محکم وجود بنا) دیا جو سب سے بہتر پیدا فرمانے والا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابو حاتم، قرطبی اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ بھی انہی کے ہیں۔



www.MinhajBooks.com

۷. فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ ﷺ

﴿ حضرت عمر ؓ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان ﴾

۳۷/۱۴۵. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزَعُ بَدَلُوَ بَكْرَةَ عَلَى قَلْبِي. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ، فَزَعَّ ذَنْبًا أَوْ ذَنْبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيفًا. وَاللَّهُ يَعْفِرُ لَهُ. ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرِ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ، حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بَعْطِنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایک کنویں سے ڈول کے ذریعے پانی نکال رہا ہوں جس پر چرخی لگی ہوئی ہے، پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے لیکن انہیں کچھ مشکل پیش آرہی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ (مراد، ان کے دور خلافت کی مشکلات ہیں جو آپ ﷺ نے مرتدین، منکرین زکوٰۃ اور جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنوں کو کچلنے میں اٹھائیں۔ آپکا پورا اڑھائی سالہ دور انہی مشکلات سے نبرد آزمائی میں

۳۷: أخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ۳/۱۳۴۷، الرقم: ۳۴۷۹، و مسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۴/۱۸۶۲، الرقم: ۲۳۹۳، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۳۹، الرقم: ۴۹۷۲، و ابن أبي شيبة فی المصنف، ۶/۱۷۷، الرقم: ۳۵۳، ۳۰۴۸۵، ۳۱۹۶۹، و أبو يعلى فی المسند، ۹/۳۸۷، الرقم: ۵۵۱۴۔

گزرا) ان کے بعد عمر بن خطاب آئے تو وہ ڈول ایک بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا اور میں نے کسی بھی جوان مرد کو اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگ خود بھی سیراب ہوئے اور جانوروں کو بھی سیراب کر کے ان کے ٹھکانوں پر لے گئے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۸/۱۴۶. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، شَرِبْتُ يَعْني اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظَرَ إِلَى الرَّيِّ يَجْرِي فِي ظُفْرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ نَوَلْتُ عُمَرَ. فَقَالُوا: فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دوران خواب میں نے اتنا دودھ پیا کہ جس کی تازگی میرے ناخنوں سے بھی ظاہر ہونے لگی، پھر بچا ہوا میں نے عمر کو دے دیا۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد علم (نبوت کا حصہ) ہے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۹/۱۴۷. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

۳۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ۳/۱۳۴۶، الرقم: ۳۴۷۸، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۴/۱۸۵۹، الرقم: ۲۳۹۱، والدارمی فی السنن، کتاب: الرؤیاء، باب: فی القمص و البئر واللبن، ۲/۱۷۱، الرقم: ۲۱۵۴، وابن أبي شيبه فی المصنف، ۶/۱۷۹، الرقم: ۳۰۴۹۲۔

۳۹: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: تفضیل أهل الإيمان فی الأعمال، ۱/۱۷، الرقم: ۲۳، و فی کتاب: فضائل الصحابة، باب: —

بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ
 الشَّدْيَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ. وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
 وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْرُهُ قَالُوا: مَاذَا أَوْلَتْ ذَلِكَ؟ يَارَسُولَ اللَّهِ، قَالَ:
 الدِّينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 میں سویا ہوا تھا کہ دوران خواب میں نے دیکھا کہ مجھ پر لوگ پیش کئے جا رہے ہیں اس
 حال میں کہ انہوں نے قمیص پہنی ہوئی ہیں بعض کی قمیص سینے تک تھیں اور بعض لوگوں کی
 اس سے بھی کم، اور میرے سامنے عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا۔ ان پر ایک ایسی قمیص تھی
 جسے وہ گھسیٹ رہے تھے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دریافت
 کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی تعبیر
 دین ہے۔“ اس حدیث کو امام بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ

..... مناقب عمر، ۳/۱۳۴۹، الرقم: ۳۴۸۸، و مسلم في الصحيح، كتاب:
 فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۴/۱۸۵۹، الرقم: ۲۳۹۰، و
 الترمذی فی السنن، كتاب: الرواء عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: فی رؤیا
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۴/۵۳۹، الرقم: ۲۲۸۵، و النسائی فی السنن، كتاب: الإیمان
 و شرائعه، باب: زیادة الإیمان، ۸/۱۱۳، الرقم: ۵۰۴، و الدارمی فی
 السنن، كتاب: الرؤیاء، باب: فی القمص و البئر، ۲/۱۷۰، الرقم: ۲۱۵۱۔
 ۴۰: أخرجہ البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر
 بن الخطاب، ۳/۱۳۴۸، الرقم: ۳۴۸۴، و ابن سعد فی الطبقات الكبرى،
 ۳/۲۹۲۔

عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعْنِي: عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ حِينٍ قَبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعض حالات پوچھے تو میں نے انہیں بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسا نیک اور سخی نہیں دیکھا گویا یہ خوبیاں تو آپ کی ذات پر ختم ہو گئی تھیں۔“
اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۴۹ / ۱۴۹ . عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّي أَنْزِعُ أَرْضًا، وَرَدَّتْ عَلَيَّ غَنَمٌ سُودٌ، وَغَنَمٌ عُفْرٌ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ. وَفِيهِمَا ضَعْفٌ وَاللَّهُ يُغْفِرُهُ. ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرَبًا. فَمَلَأَ الْحَوْضَ وَارْوَى الْوَارِدَةَ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا أَحْسَنَ نَزْعًا مِنْ عُمَرَ. فَأَوْلْتُ أَنَّ السُّودَ الْعَرَبُ، وَأَنَّ الْعُفْرَ الْعَجَمُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا گویا میں ایک زمین سے جس میں مجھ پر کالی اور سرخی مائل سفید بکریاں وارد ہوئیں پانی کے ڈول نکال رہا ہوں پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کو ڈول نکالنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے پھر عمر

۴۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۵۵/۵، الرقم: ۲۳۸۵۲، والهيثمي

في مجمع الزوائد، ۱۸۰/۵۔

آئے۔ پس انہوں نے بھی ڈول نکالے تو وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا۔ پھر آپ نے حوض بھر دیا اور وادر ہونے والی بکریوں کو سیراب کر دیا اور میں نے کسی کو عمر سے بڑھ کر ڈول نکالنے والا نہیں دیکھا اور میں نے اس خواب کی تعبیر یہ کی کہ سیاہ بکریوں سے مراد عرب اور سرخی مائل سفید بکریوں سے مراد عجم ہیں۔“

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۴۲/۱۵۰. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا دَخَلَ عَلَيَّ عُمَرَ وَهُوَ مُسَجِّي فَقَالَ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمَا فِي صَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسَجِّي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ حضرت عمرؓ کے پاس تشریف لائے اور وہ ایک چادر میں لپٹے ہوئے تھے تو حضرت علیؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے پھر فرمایا: لوگوں میں سے کوئی بھی میرے نزدیک اس چادر میں لپٹے ہوئے سے زیادہ محبوب نہیں ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے صحیفہ (یعنی قرآن) میں ہے وہ اسے اس کے منشاء کے مطابق نازل فرماتا ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۴۳/۱۵۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ اللَّهَ ﷻ بَاهَى

۴۲: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۰۰/۳، الرقم: ۴۵۲۳، وابن أبي شيبه في المصنف، ۳۵۹/۶، الرقم: ۳۲۰۱۸۔

۴۳: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۶۱/۲، الرقم: ۱۲۵۱، وابن أبي عاصم في السنة، ۵۸۶/۲، الرقم: ۱۲۷۳، والهيشمي في مجمع الزوائد، ۷۰/۹۔

مَلَائِكَتُهُ بِعَبِيدِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ عَامَةً وَبَاهَى بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً.

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ عرفہ کی رات کو فرشتوں کے سامنے اپنے تمام بندوں پر فخر کرتا ہے اور خاص طور پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر فخر کرتا ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۴۴/۱۵۲ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَبْعُدُ أَنْ السَّكِينَةَ

تَنْطِقَ عَلَيَّ لِسَانِ عُمَرَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم یہ خیال کیا کرتے تھے کہ آسمانی سکون قلب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے ٹپکتا تھا۔“

اس حدیث کو امام طبرانی، امام ابن ابی شیبہ اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۴۵/۱۵۳ . عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا

۴۴: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۶۷/۹، الرقم: ۸۸۲۷، وابن أبي

شيبه في المصنف، ۳۵۴/۶، الرقم: ۳۱۹۷۴، والمقدسي في الأحاديث

المختارة، ۱۷۱/۲، الرقم: ۵۵۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۴۲/۱، و

ابن راشد في الجامع، ۲۲۲/۱۱، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة،

۴۴۴/۱، الرقم: ۷۱۱، والهيشمي في مجمع الزوائد، ۶۷/۹۔

۴۵: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱۷۹/۳، الرقم: ۱۶۰۳، والطبراني في

المعجم الأوسط، ۱۵۸/۲، الرقم: ۱۵۷۰، والرويانى في المسند،

۳۶۷/۲، الرقم: ۱۳۴۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۸۳/۵، الرقم:

۸۴۹۹۔

عَمَارُ، أَنَانِي جَبْرِيلُ أَنفًا فَقُلْتُ: يَا جَبْرِيلُ حَدِّثْنِي بِفَضَائِلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَوْ حَدَّثْتُكَ بِفَضَائِلِ عُمَرَ مِثْلَ مَا لَبِثَ نُوحٌ فِي قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا مَا نَفَدْتُ فَضَائِلَ عُمَرَ، وَإِنَّ عُمَرَ لِحَسَنَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالتَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عمار بن یاسر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمار! ابھی میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے تھے اور میں نے ان سے پوچھا، اے جبرائیل مجھے آسمان والوں میں عمر کے فضائل کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں آپ کو اتنی مدت تک حضرت عمر کے فضائل بیان کرتا رہوں جتنی مدت حضرت نوح علیہ السلام زمین پر رہے یعنی نو سو پچاس برس، تب بھی عمر ﷺ کے فضائل ختم نہیں ہوں گے اور بے شک حضرت عمر ﷺ حضرت ابو بکر ﷺ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔“

اس حدیث کو امام ابویعلیٰ اور طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۴۶/۱۵۴ . عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ لِلْعَبَّاسِ مِيزَابٌ عَلَى طَرِيقِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَلَبَسَ عُمَرُ ثِيَابَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. وَقَدْ كَانَ ذُبْحٌ لِلْعَبَّاسِ فَرِحَانَ. فَلَمَّا وَافَى الْمِيزَابَ صُبَّ مَاءٌ بِدَمِ الْفَرَحِيِّينَ فَأَصَابَ عُمَرَ. وَفِيهِ دَمُ الْفَرَحِيِّينَ. فَأَمَرَ عُمَرُ بِقَلْعِهِ، ثُمَّ رَجَعَ عُمَرُ فَطَرَحَ ثِيَابَهُ، وَلَبَسَ ثِيَابًا غَيْرَ ثِيَابِهِ ثُمَّ، جَاءَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: وَاللَّهِ، إِنَّهُ لَلْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ،

۴۶ : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۱۰/۱، الرقم: ۱۷۹۰، و المقدسي

في الأحاديث المختارة، ۳۹۱/۸، الرقم: ۴۸۲۔

فَقَالَ عُمَرُ لِلْعَبَّاسِ وَأَنَا أَعَزُّمُ عَلَيْكَ لَمَّا صَعِدْتَ عَلَى ظَهْرِي، حَتَّى تَضَعَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَفَعَلَ ذَلِكَ الْعَبَّاسُ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بھائی حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عباس ﷺ کے گھر کا ایک پرنا لہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ کے راستے کی طرف تھا ایک دفعہ حضرت عمر ﷺ نے جمعہ کے روز اپنے کپڑے پہنے اور اسی دن حضرت عباس کے لیے دو چوزے ذبح کئے گئے تھے پس جب پرنا لہ سے چوزوں کے خون سے ملا ہوا پانی بہنے لگا تو حضرت عمر ﷺ پر پانی گرا پس حضرت عمر ﷺ نے اس پر نالے کو وہاں سے اکھاڑنے کا حکم دے دیا پھر آپ ﷺ واپس لوٹ آئے اور اپنا وہ لباس اتارا اور نیا لباس پہنا پھر آ کر لوگوں کی امامت کروائی۔ بعد میں حضرت عباس ﷺ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے عمر! اللہ کی قسم! بے شک یہ اس جگہ پر نصب ہے جہاں حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کو رکھا تھا۔ پس حضرت عمر ﷺ نے حضرت عباس ﷺ سے کہا اور میں اس وقت تک آپ سے تاکید کرتا رہوں گا جب تک آپ میری پیٹھ پر سوار ہو کر اس پر نالے کو اسی جگہ پر دوبارہ نہیں لگا لیتے جہاں حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کو لگایا تھا پس حضرت عباس ﷺ نے ایسا ہی کیا۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَالِمٍ قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَيَّ عَلَيَّ فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، كِتَابُكَ بِيَدِكَ، وَ شِفَاعَتُكَ بِلِسَانِكَ، أَخْرَجَنَا

٤٧: أخرجہ ابن أبی شیبۃ فی المصنف، ٣٥٧/٦، الرقم: ٣٢٠٠٤، والخطیب

البغدادي فی تاریخ بغداد، ١٨٥/٦، و أحمد بن حنبل فی فضائل

الصحابة، ٣٦٦/١

عُمَرُ مِنْ أَرْضِنَا فَأَرُدُّنَا إِلَيْهَا فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ: وَيْحَكُمْ إِنَّ عُمَرَ كَانَ رَشِيدَ الْأَمْرِ وَلَا أَغْيِرَ صَنَعَةَ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت سالم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل نجران حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المومنین! آپ کا نامہ اعمال آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ کی شفاعت آپ کی زبان میں ہے ہمیں عمر نے ہماری زمین سے نکال دیا ہے آپ ہمیں ہماری زمین کی طرف لوٹا دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تمہارا برا ہو بے شک عمر بالکل درست کام انجام دینے والے تھے اور میں ان کا کیا ہوا فیصلہ تبدیل نہیں کروں گا۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ: رُئِيَ عَلِيٌّ عَلِيًّا بُرْدًا كَانَ يُكْثِرُ لِبَسِّهِ قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ لَتُكْثِرُ لِبَسِّ هَذَا الْبُرْدِ، فَقَالَ: إِنَّهُ كَسَانِيهِ خَلِيلِي وَصَفِيِّ وَصَدِيقِي وَخَاصِي عُمَرَ إِنَّ عُمَرَ نَاصِحُ اللَّهِ فَنَصَحَهُ اللَّهُ ثُمَّ بَكَى. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابوسفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک چادر دیکھی گئی جو آپ رضی اللہ عنہ اکثر پہنتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ کثرت سے یہ چادر (کیوں) پہنتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہ مجھے میرے نہایت پیارے اور خاص دوست عمر نے پہنائی تھی۔ بے شک عمر اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے خالص بھلائی چاہی پھر آپ رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۴۹/۱۵۷ . عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلَّا بِعُمَرَ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ .

”حضرت اسودؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: جب صالحین کا ذکر ہو تو جلدی سے حضرت عمرؓ کا نام نامی پکارا کرو۔“
اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵۰/۱۵۸ . عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ كَانَ لِلِاسْلَامِ حِصْنًا حَصِينًا، يَدْخُلُ فِيهِ الْإِسْلَامُ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ انْتَلَمَ الْحِصْنُ . فَالِاسْلَامُ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ فِيهِ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ .

”حضرت زید بن وہب حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمرؓ اسلام کے لئے ایک مضبوط قلعہ تھے جس میں اسلام محفوظ تھا اور اس سے باہر نہیں نکلتا تھا پس جب آپؓ کو شہید کر دیا گیا تو اسلام اس قلعہ سے باہر نکل گیا یعنی غیر محفوظ ہو گیا اور اس کے بعد اس میں داخل نہیں ہوا (یعنی اس کے بعد فتنوں کے حملوں سے امت محفوظ نہ رہی)۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵۱/۱۵۹ . عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: مَا رَأَيْتُ عُمَرَ إِلَّا وَكَانَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكٌ يُسَدِّدُهُ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ .

”حضرت ابووائلؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا: میں نے

۴۹ : أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۵۴/۶، الرقم: ۳۱۹۷۵ -

۵۰ : أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۵۴/۶، الرقم: ۳۱۹۷۷ -

۵۱ : أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۵۴/۶، الرقم: ۳۱۹۸۳ -

کبھی بھی حضرت عمر ؓ کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو آپ ؓ کو سیدھی راہ دکھاتا ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵۲/۱۶۰ . عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَعْلَمَ بِاللَّهِ

وَلَا أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللَّهِ، وَ أَفْقَهُ فِي دِينِ اللَّهِ مِنْ عُمَرَ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ .

” حضرت قبیسہ بن جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر

فاروق ؓ سے بڑھ کر کوئی عالم باللہ نہیں دیکھا اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی کتاب اللہ کا قاری دیکھا ہے اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی اللہ کے دین کا فقیہ دیکھا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵۳/۱۶۱ . عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَوْ أَنَّ عِلْمَ عُمَرَ وَضِعَ فِي كِفَّةٍ

الْمِيزَانِ وَوُضِعَ عِلْمُ أَهْلِ الْأَرْضِ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَ عِلْمُهُ بِعِلْمِهِمْ . قَالَ وَكَيْعُ: قَالَ الْأَعْمَشُ: فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَاتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ

وَمَا أَنْكَرْتُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَوَاللَّهِ، لَقَدْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ:

إِنِّي لَا حِسْبُ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الْعِلْمِ ذَهَبٌ يَوْمَ ذَهَبَ عُمَرُ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ .

” حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ اگر حضرت عمر ؓ کا علم ترازو

کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور تمام اہل زمین کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو

یقیناً حضرت عمر ؓ کا علم ان کے علم پر بھاری ہوگا۔ امام وکیع ؓ کہتے ہیں کہ امام اعمش

۵۲ : أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۵۵/۶، الرقم: ۳۱۹۸۷، ۳۰۱۳۰۔

۵۳ : أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۶۳/۹، الرقم: ۸۸۰۹، و ابن سعد

في الطبقات الكبرى، ۳۳۶/۲، و ابن عبد البر في التمهيد، ۱۹۸/۳،

والهيشمي في مجمع الزوائد، ۶۹/۹۔

نے فرمایا: میں نے اس چیز کا انکار کیا پس میں ابراہیم سے ملا اور ان کے سامنے یہ چیز بیان کی تو انہوں نے کہا میں اس کا انکار نہیں کرتا۔ پس خدا کی قسم! ابن مسعود نے اس سے بھی بڑھ کر کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ علم کے دس حصوں میں سے نو حصے اس دن چلے گئے جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دنیا سے وصال فرما گئے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۱۶۲/۵۴ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَقِيَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْجِنِّ فَصَارَ عَهُ، فَصَرَ عَهُ الْإِنْسِيُّ فَقَالَ لَهُ الْإِنْسِيُّ: إِنِّي لَأَرَاكَ ضَيْبًا شَخِيحًا كَأَنَّ ذُرَيْعَتَكَ ذُرَيْعَتِي كَلْبٌ فَكَذَلِكَ أَنْتُمْ مَعْشَرُ الْجِنِّ أَمْ أَنْتَ مِنْ بَيْنِهِمْ كَذَلِكَ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ إِنِّي مِنْهُمْ لَصَلْبٌ، وَلَكِنْ عَاوَدَنِي الثَّانِيَّةُ، فَإِنْ صَرَ عَتَنِي عَلَّمْتُكَ شَيْئًا يَنْفَعُكَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: تَقْرَأُ ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّكَ لَا تَقْرُؤُهَا فِي بَيْتٍ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ لَهُ حَبِجٌ كَحَبِجِ الْحِمَارِ لَا يَدْخُلُهُ حَتَّى تَصْبَحَ.

وزاد الطبراني: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَنْ ذَاكَ الرَّجُلُ مِنَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَجَبَسَ عَبْدُ اللَّهِ، وَاقْبَلَ عَلَيْهِ وَقَالَ: مَنْ يَكُونُ هُوَ إِلَّا عَمْرُ رضي الله عنه. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

۵۴: أخرجه الدارمي في السنن، كتاب: فضائل القرآن، باب: فضل أول سورة البقرة و آية الكرسي، ۲/ ۵۴۰، الرقم: ۳۳۸۱، و الطبراني في المعجم الكبير، ۹/ ۱۶۶، الرقم: ۸۸۲۶، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۷۱۔

”حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ میں سے ایک صحابی ایک جن کو ملا اور اس کے ساتھ کشتی کی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابی نے اس جن کو پچھاڑ دیا پھر اسے کہا کہ تم نہایت کمزور اور دبلے پتلے ہو اور تمہارے ہاتھ کتے کے ہاتھ کی طرح کمزور ہیں۔ کیا گروہ جنات اسی طرح کا ہوتا ہے؟ یا تم ان میں سے اس طرح ہو؟ تو وہ جن کہنے لگا: نہیں خدا کی قسم! میں ان سب میں سے ایک موٹا تازہ جن ہوں لیکن تم میرے ساتھ دوبارہ کشتی کرو۔ پس اگر تم نے مجھے دوبارہ پچھاڑ دیا تو میں تمہیں ایسی چیز سکھاؤں گا جو تمہیں نفع دے گی انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ (انہوں نے اسے دوبارہ پچھاڑ دیا) تو جن نے کہا کیا تم ’اللہ لا إله إلا هو الحي القيوم‘ پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ جن نے کہا: یہ جس گھر میں بھی پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان گدھے کی طرح ڈر کر بھاگتا ہے اور وہ اس گھر میں اس وقت تک داخل نہیں ہوتا جب تک صبح نہ ہو جائے۔

امام طبرانی کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! اصحاب محمد ﷺ میں سے وہ آدمی کون سا تھا؟ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے پہلے تھوڑا تردد کیا لیکن پھر فرمایا: وہ حضرت عمر بن خطابؓ کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے؟“ اس حدیث کو امام دارمی اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۵/۱۶۳ . عَنْ قُدَامَةَ ابْنِ مَطْعُونٍ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَدْرَكَ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَعُثْمَانُ عَلَى رَاحِلَتِهِ عَلَى ثَنِيَّةِ الْأَثَايَةِ مِنَ الْعُرْجِ، فَضَغَطَتْ رَاحِلَتُهُ رَاحِلَةَ عُثْمَانَ وَ قَدْ مَضَتْ رَاحِلَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمَامَ الرَّكْبِ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ : أَوْجَعْتَنِي يَا

۵۵ : أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳۸/۹، الرقم: ۸۳۲۱، والعسقلاني

في فتح الباري، ۶/۶، ۶۰۶، والهيشمي في مجمع الزوائد، ۷۲/۹۔

عَلِقَ الْفِتْنَةَ، فَلَمَّا اسْتَهَلَّتِ الرَّوَاحِلُ دَنَا مِنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ
 فَقَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ أَبَا السَّائِبِ مَا هَذَا الْإِسْمُ الَّذِي سَمَّيْتَنِيهِ؟ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ:
 مَا أَنَا الَّذِي سَمَّيْتَكُهُ سَمَّاكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَذَا هُوَ أَمَامَ الرَّكْبِ يَقْدُمُ
 الْقَوْمَ مَرَّرْتَ بِنَا يَوْمًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ هَذَا عَلِقُ
 الْفِتْنَةِ. وَأَشَارَ بِيَدِهِ لَا يَزَالُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْفِتْنَةِ بَابٌ شَدِيدُ الْعَلْقِ مَا
 عَاشَ هَذَا بَيْنَ ظَهْرَانِيكُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت قدامہ بن مظعون ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی سواری پر سوار تھے اور عرج کے علاقہ میں مقام اثابیہ کی وادی میں چل رہے تھے کہ حضرت عمر ﷺ کی سواری نے حضرت عثمان ﷺ کی سواری کو دھکا دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی سواری قافلہ کے آگے چل رہی تھی تو حضرت عثمان ﷺ نے کہا: اے فتنوں کو روکنے والے تو نے مجھے تکلیف دی ہے۔ جب سواریاں رکیں تو حضرت عمر بن خطاب ﷺ حضرت عثمان ﷺ کے قریب گئے اور کہا اے ابوسائب! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے یہ کون سا نام ہے جو تو نے مجھے دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ایسا نہیں خدا کی قسم! میں وہ نہیں ہوں جس نے تمہیں یہ نام دیا ہے بلکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں یہ نام دیا ہے جو کہ آج اس لشکر کی قیادت فرما رہے ہیں۔ ایک دن آپ ہمارے پاس سے گزرے۔ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص یعنی عمر (دین اور امت کے خلاف اٹھنے والے) فتنوں کو روکنے والا ہے اور آپ ﷺ کی طرف اشارہ بھی کیا اور فرمایا: یہ تمہارے اور فتنوں کے درمیان ایک سختی سے بند کیا ہوا دروازہ ہے جب تک یہ تمہارے درمیان زندہ ہے (فتنہ تمہارے اندر داخل نہیں ہو سکے گا)۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۶/۱۶۴. عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَعَمَزَهَا، وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا شَدِيدًا فَقَالَ: أَرْسِلْ يَدِي يَا قُفْلَ الْفِتْنَةِ. فَقَالَ عُمَرُ: وَمَا قُفْلُ الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ، وَقَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَجَلَسْتُ فِي آخِرِهِمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَصِيئُكُمْ فِتْنَةٌ مَا دَامَ هَذَا فِيكُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابوذر غفاری ؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب ؓ کو ملے پس حضرت عمر ؓ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ہلایا۔ حضرت عمر ؓ بہت مضبوط آدمی تھے تو حضرت ابوذر ؓ نے کہا: اے ”قفل الفتنہ“ (فتنوں کو روکنے والے دروازے کا تالا) میرا ہاتھ چھوڑیے۔ پس حضرت عمر ؓ نے دریافت کیا یہ قفل الفتنہ کیا ہے؟ حضرت ابوذر ؓ نے کہا: ایک دن میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ ﷺ تشریف فرما تھے اور لوگ آپ ﷺ کے ارد گرد جمع تھے۔ پس میں ان کے پیچھے بیٹھ گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس وقت تک فتنہ نہیں پہنچ سکتا جب تک یہ (عمر) تم میں موجود ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۷/۱۶۵. عَنْ عُمَيْرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَرْسَلَ إِلَيَّ كَعْبَ الْأَخْبَارِ فَقَالَ: يَا كَعْبُ، كَيْفَ تَجِدُ نَعْتِي؟ قَالَ: أَحَدُ نَعْتِكَ قَرْنًا

- ۵۶: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۲۶۸، الرقم: ۱۹۴۵،
والعسقلاني في فتح الباري، ۶/۶۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۷۳۔
۵۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱/۸۴، الرقم: ۱۲۰، والشيباني في
الآحاد والمثاني، ۱/۱۲۶، الرقم: ۱۳۳، وأبو نعيم في حلية الأولياء،
۶/۲۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۶۵۔

مِنْ حَدِيدٍ، قَالَ: وَمَا قَرْنٌ مِنْ حَدِيدٍ؟ قَالَ: أَمِيرٌ سَدِيدٌ، لَا يَأْخُذُهُ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَائِمٌ، قَالَ: ثُمَّ مَه؟ قَالَ: ثُمَّ يَكُونُ مِنْ بَعْدِكَ خَلِيفَةً تَقْتُلُهُ فِتْنَةٌ ظَالِمَةٌ، قَالَ: ثُمَّ مَه؟، قَالَ: ثُمَّ يَكُونُ الْبَلَاءُ! رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عمیر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور ان سے دریافت فرمایا: اے کعب! تم (تورات میں) ہماری تعریف کو کیسے پاتے ہو انہوں نے کہا میں (تورات میں) آپ ﷺ کی تعریف کو لوہے کے ایک سینگ کی طرح پاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور وہ لوہے کا سینگ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا صائب الرائے امیر، جو اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا پھر اس کے بعد ایک ایسا خلیفہ ہوگا جس کو ایک ظالم گروہ قتل کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا: پھر اس کے بعد آزمائش ہوگی۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۸/۱۶۶. عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ لِي

جَبْرِئِيلُ السَّلِيلُ لِيَبْكِ الْإِسْلَامُ عَلَى مَوْتِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالتَّبْرَانِيُّ.

”حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مجھے جبرائیل السَّلِيلُ نے بتایا ہے کہ اسلام عمر کی موت پر روئے گا۔“

اس حدیث کو امام ابو نعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۸: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۷۵/۲، والطبراني في المعجم الكبير،

۶۷/۱، الرقم: ۶۱، و الديلمى في مسند الفردوس، ۱۸۹/۳، الرقم:

۴۵۲۳، والهيشمى في مجمع الزوائد، ۷۴/۹۔